Regd. L. E. P. No. 861

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۶۱

جلد ۳ | ۷ اخاء ۱۳۳۳ ہش | ۸ صفر ۱۳۷۴ھ | ۷ اکتوبر ۱۹۵۴ء | نمبر ۳۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ کلام

نوٹ:- یہ نظم ۹ ستمبر کو بعد واپسی سفر سندھ کہی گئی

دِل کعبہ کو چلا مرا۔ بتخانہ چھوڑ کر
زمزم کی ہے تلاش اُسے میخانہ چھوڑ کر

کیوں چلدیا ہے شمع کو پروانہ چھوڑ کر
جاتا ہے کوئی یُوں بھی کاشانہ چھوڑ کر

منجدھار میں ہے کشتی ڈبوئی خِرد نے آہ!
کیا پایا میں نے خصلتِ رندانہ چھوڑ کر

"اِک گونہ بیخودی مجھے دن رات چاہیئے" (غالب)
کیونکر جیوں گا ہاتھ سے پیمانہ چھوڑ کر

سچ ہے کہ فرق دُوزخ وجنت میں ہے خفیف
پائی نجات دام سے اِک دانہ چھوڑ کر

ہے لذتِ سماع بھی لُطفِ نگاہ بھی
کیوں جا رہے ہو صحبتِ جانانہ چھوڑ کر؟

ملک وبلاد سونپ دیئے دشمنوں کو سب
بیٹھے ہو گھر میں خصلتِ مردانہ چھوڑ کر

ہے گنجِ عرش ہاتھ میں قرآن طاق پر
مینا کے ہو رہے ہیں وہ خمخانہ چھوڑ کر

دِل دے رہا ہوں آپ کو لیتے تو جائیے
کیوں جا رہے ہیں آپ یہ نذرانہ چھوڑ کر

اخبار احمدیہ

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ۲۴ ستمبر میں جماعت کو ذہانت، قوت عقلیہ اور قوت مدبرہ کو پورے طور پر استعمال کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی یہ نعمتیں مال و دولت سے بدرجہا زیادہ قابل قدر ہیں۔ مگر دنیا میں بہت کم لوگ ان کی حقیقی قدر کرتے ہیں۔

۲۔ احباب جماعت یہ پڑھ کر نہایت مسرور ہوں گے کہ اس ہفتہ میں آج تک ۲۷ ستمبر اور ۳۰ ستمبر کو بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے مسجد مبارک میں احباب کے درمیان تشریف رکھی۔ حضور کے قیمتی کلمات وارشادات سے حاضرین کے دلوں میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ حضور نے ملک شام سے آمدہ خط میں اس اطلاع پر اظہار خوشنودی فرمایا کہ الاخوان المسلمین کے لیڈر سے چالیس شامی خواتین کا جو وفد ملا۔ اس میں ایک احمدی خاتون بھی تھی۔ اس خاتون نے لیڈر موصوف کو احمدیت کی تبلیغ کی تو اس نے کہا کہ احمدی تو کافر ہیں۔ اس پر احمدی خاتون نے جواب دیا کہ ان چالیس عورتوں میں صرف میں ہی ایک عورت ہوں۔ جو اسلامی شریعت کے مطابق باپردہ ہوں۔ مگر آپ کے نزدیک یہ سب تو مسلمان ہیں۔ میں کافر ہوں اس پر لیڈر صاحب کو خاموش ہونا پڑا۔ حضور نے احمدی خاتون کی دلیری، جرأت اور مومنانہ شیوہ پر اظہار خوشنودی فرمایا۔

حضور نے ان دونوں مجلسوں میں طلبہ جامعۃ المبشرین کی علمی ترقی کے لئے بعض طریق بھی ذکر فرمائے۔ نیز اپنا ایک تازہ رویا بھی سنایا۔

۳۔ ۲۹ ستمبر کو جامعۃ المبشرین میں حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی نے طلبہ سے خطاب فرمایا۔ مختصر تقریر میں آپ نے طلبہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے بار بار مطالعہ کرنے روحانی انسان اور سچے مبلغ بننے کی تلقین فرمائی۔ آخر پر تمام غیر ملکی اور پاکستانی طلبہ سے آپ کا تعارف کرایا گیا۔ اور سب نے باری باری آپ سے مصافحہ و معانقہ کیا۔ بعدازاں حضرت بھائی جی نے اساتذہ کے ساتھ مل کر چائے نوش فرمائی۔ اور دعا کی۔

ربوہ ۲۶ ستمبر۔ حضور کے پاؤں میں درد ہے۔ لیکن بخار نہیں ہے۔

یکم اکتوبر۔ حضور نے خطبہ جمعہ کھڑے ہو کر پڑھایا۔ گردن کے زخم کے مقام کو پہلے سے آرام ہے لیکن درد نقرس کی تکلیف زیادہ ہے۔ احباب اس مبارک وجود کی صحت کاملہ کے لئے درد مند دل کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

احباب کا شکریہ اور مزید دعا کی تحریک

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

میرے محترم بزرگو۔ دوستو اور عزیزو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے جس غیر معمولی محبت اور اخلاص اور درد کے ساتھ میری بیماری میں میرے لئے دعائیں کیں اور ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ اس کا میرے دل پر نہایت گہرا اثر ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء وکان اللہ معکم فی الدنیا والآخرۃ۔

مجھے خدا کے فضل سے کافی افاقہ ہے اور کئی دن سے سانس کی تکلیف اور گلے کا پھولنا بھی کم ہو گیا ہوا۔ لیکن چونکہ ابھی تک بیماری کا پوری طرح استیصال نہیں ہوا۔ اس لئے ڈاکٹر صاحبان کی ہدایت کے ماتحت کافی احتیاط کی جا رہی ہے۔ باوجود اس کے کہ رات نہایت بے خوابی میں گزرتی ہے۔ حتیٰ کہ بسا اوقات رات کے دو دو تین تین بجے تک آنکھ نہیں لگتی۔ اور بعض اوقات دل کے مقام پر بوجھ اور گھبراہٹ محسوس ہوتا اور بے چینی رہتی ہے۔ نقرس کے درد کا سلسلہ بھی چل رہا ہے۔ پس جہاں میں اپنے بزرگوں اور دوستوں اور عزیزوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں وہاں ان سے دعاؤں کے جاری رکھنے کی درخواست بھی کرتا ہوں۔ تا اللہ تعالیٰ مجھے جلد کامل شفا دے کر خدمت دین اور خدمت انسانیت کی توفیق دے اور اس خدمت میں حسن خاتمہ عطا فرمائے۔ جس کی دعا ہمارے پیارے رسول نے وعدہ فرمایا ہے الآخرۃ خیر لک من الاولی میں ان سب کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اور ان کا دلی شکر گزار ہوں۔ جنہوں نے میرے لئے دعائیں کیں۔ اور مجھے اپنی محبت اور اخلاص سے حصہ دیا۔ جو مومنوں کا خاصہ ہے من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ

والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد ۱۴۔ ایمپل روڈ لاہور ۲۹ ستمبر ۵۴ء

بھائی عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر وپبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

کلام الٰہی سے کچھ

خوف و رجاء

ان الذین لا یرجون لقاءنا ورضوا بالحیٰوۃ الدنیا واطمئنوا بھا والذین ھم عن اٰیٰتنا غٰفلون. اولٰئک مأوٰھم النار بما کانوا یکسبون ۔ (یونس آیت ۸)

ترجمہ:- جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے اور اس ورلی زندگی پر راضی ہو گئے ہیں۔ اور اس پر انہوں نے اطمینان پکڑ لیا ہے اور پھر جو لوگ ہمارے نشانوں کی طرف سے غافل ہو گئے ہیں ان سب کا ٹھکانا ان کی اپنی کمائی کی وجہ سے یقیناً (دوزخ کی) آگ ہے۔

تشریح:- رجاء کے دو معنے ہیں امید اور خوف۔ اسی طرح لقاء کے دو معنے ہیں شرق سے آگے ہو کر ملنا یا جنگ و جدال۔ اب فطرت انسانی پر غور کر کے دیکھو تو تمام انسانی ترقیات یا امید سے وابستہ نظر آئیں گی یا خوف سے کامل عمل یا خوف سے پیدا ہوتا ہے یا امید سے۔ بعض لوگ اس لئے کام کرتے ہیں کہ انہیں کچھ مل جائے اور بعض اس لئے کہ وہ دکھ نہ پائیں۔ قرآن مجید نے ایک ہی فقرہ میں دونوں فطرتوں کو مخاطب کر لیا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ کہ اے وہ فطرت جو امید کے لئے کام کرتی ہے تو ہمارے ملنے کی امید کیوں نہیں رکھتی۔ اور اس امید کے مطابق کیوں عمل نہیں کرتی۔ اگر تو امید سے دور رہے گی تو بجائے ترقی کرنے کے تنزل کے عمیق گڑھوں میں گر جائے گی۔

اور لاتی الف نو میں دوسری فطرت کو بھی مخاطب کر لیا ہے کہ اے وہ فطرت جو ڈر سے کام کیا کرتی ہے۔ تو ہماری سزا سے بچنے کے لئے کیوں کوشش نہیں کرتی۔ اس سے کیوں نہیں ڈرتی، ورنہ یاد رکھ کہ ایسے ایسے ابتلا تیرے سامنے ہیں کہ جن کی برداشت تیری طاقت سے زیادہ ہو گی۔ گویا قرآن مجید نے ایک ہی لفظ سے پیار سے ماننے والی اور خوف سے اطاعت کرنے والی دونوں فطرتوں کی تسلی کر دی۔ (تفسیر کبیر)

۲۔ جواہر پارے

نیکی کی تحریک۔ مومن کون؟ ۔ راستہ کا حق؟

۱۔ حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس شخص نے کسی شخص کو کسی نیک کام پر آمادہ کیا اور پھر وہ شخص نیکی کا کام بجا لایا۔ تو اس بتانے والے کو بھی کرنے والے کے برابر ثواب ہو گا۔ (مسلم)

۲۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہ کچھ نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے۔ (بخاری)

۳۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راستوں میں مت بیٹھا کرو۔ انہوں نے عرض کی کہ ہم مجبور ہیں۔ کیونکہ ہماری بیٹھکیں برسر راہ ہیں۔ تب آپ نے فرمایا پھر راستہ کا حق دینا ہو گا۔ لوگوں نے کہا کہ راستہ کا حق کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ نظر نیچی رکھنا۔ رستہ پر کوئی ایسی چیز نہ ڈالنا جس سے کسی کو تکلیف ہو۔ سلام کا جواب دینا۔ اچھی بات کا حکم دینا۔ بری باتوں سے روکنا۔

---

(۳) اقوال زریں

زندہ اور حقیقی نور کیا چیز ہے؟ اور کیونکر حاصل ہوتا ہے؟

"حق کے طالب کے لئے نہایت ضروری ہے کہ اس حقیقی ایمان کی تلاش میں لگا رہے اور اپنے تئیں یہ دھوکہ نہ دے کہ میں مسلمان ہوں اور خدا اور رسول پر ایمان لاتا ہوں۔ قرآن شریف پڑھتا ہوں شرک سے بیزار ہوں۔ نماز کا پابند ہوں اور ناجائز اور بری باتوں سے اجتناب کرتا ہوں۔ کیونکہ مرنے کے بعد کامل نجات اور سچی خوشحالی اور حقیقی نور اسی دنیا میں حاصل کیا ہے جو انسان کے منہ کو اس کے تمام قوتوں اور طاقتوں اور ارادوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف پھیر دیتا ہے۔ اور جس سے اس سفلی زندگی پر ایک موت طاری ہو کر انسانی روح میں ایک سچی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ ——— وہ زندہ اور حقیقی نور کیا چیز ہے؟

وہی خدا داد طاقت ہے جس کا نام یقین اور معرفت تامہ ہے یہ وہی طاقت ہے جو اپنے زور آور ہاتھ سے ایک خوفناک اور تاریک گڑھے سے انسان کو باہر لاتی ہے اور نہایت روشن اور ہوا میں فضا میں بٹھا دیتی ہے۔ اور قبل اس کے جو یہ روشنی حاصل ہو تمام اعمال صالحہ رسم اور عادت کے رنگ میں ہوتے ہیں۔ اور اس صورت میں ادنیٰ اور ذرا ابتلا ان کی قیمت انسان کو کھا سکتا ہے بجز اس رتبہ یقین کے خدا سے معاملہ صافی کس کا ہو سکتا ہے؟

جس کو یقین دیا گیا ہے وہ پانی کی طرح خدا کی طرف بہتا ہے اور ہوا کی طرح اس کی طرف چلتا ہے اور آگ کی طرح غیر کو جلا دیتا ہے اور مصائب میں زمین کی طرح ثابت قدم دکھلاتا ہے۔ خدا کی معرفت دیوانہ بنا دیتی ہے مگر لوگوں کی نظروں میں فرزانہ ہے سیرت کیا ہی خیر ہے جو کھلی ہے اٹھتے بیٹھتے آبدار کوثر عطا کر دیتا ہے۔ اور یہ دودھ کیا ہی لذیذ ہے کہ کلیم میں تمام تمنیں فارغ اور لاپرواہ کر دیتا ہے۔ مگر فقط زبانوں سے حاصل نہیں ہوتا۔ جب تک تبدیل پیدا کر کی جاتی ہیں۔ اور کسی دوسرے کو چکھنے نہیں بلکہ اپنی آپ زبان سے حاصل کر تجربہ کیسا مشکل کام ہے۔ آہ صد آہ!" (ایام الصلح ص ۱۷)

(مطبوعہ ۲۰ دسمبر [illegible])

اخبار احمدیہ قادیان

بیکم ر اکتوبر۔ جناب حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت بہار میں منعقدہ علمی کانفرنس میں شمولیت کے بعد واپس تشریف لے آئے۔

۴۔ اکتوبر۔ جناب مولوی عبد الرحمن صاحب بٹ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی بریلی سے واپس تشریف لے آئے۔ آپ کے گھر سے ہسپتال سے بخیریت فارغ ہو چکے ہیں۔

۴ر اکتوبر۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایڈیٹر بدر ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر گورداسپور کی طرف سے منعقدہ پریس کانفرنس میں شمولیت کے لئے گورداسپور گئے (رپورٹ الگ درج ہے)

ولادت (۱) ۲۳ ستمبر کو چوہدری عبد السلام صاحب سیکرٹری تعمیر قادیان کے ہاں ربوہ میں بچہ پیدا ہوا جس کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے عبد العزیز نام تجویز فرمایا۔ (۲) ۲۶ ستمبر کو مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ کے ہاں بمبئی میں بچی (۳) ۲۸ ستمبر کو قریشی یونس احمد صاحب اسلم کلرک بیت المال قادیان کے ہاں بچی (۴) ۳۰ ستمبر اور یکم اکتوبر کی درمیانی شب کو مولوی محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری بہشتی مقبرہ و انچارج تحریک جدید قادیان کے ہاں بچہ تولد ہوا۔ احباب سب کے صالح، بابرکت اور قرۃ العین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

زائرین (۱) ۲۵ ستمبر۔ مختار احمد صاحب ہاشمی چیف انسپکٹر انٹرنل ریونیو بیت المال ربوہ (برادر ممتاز احمد صاحب ہاشمی کلرک بیت المال قادیان) (۲) ۲۷ ستمبر حمید احمد صاحب ولد بھائی شیر محمد صاحب تاجر قادیان لاہور سے اور مغل پورہ گنج سے بشیر احمد صاحب اور لاہور سے مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز کے پھوپھی زاد بھائی حامد اللہ خان صاحب (۳) ۲۸ ستمبر ۲۹ بیرپالہ (تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور) سے عبد الرحمن صاحب ولد بابا معین محمد صاحب قادیان (۴) ۲۹ ستمبر۔ لائلپور سے بشیر احمد صاحب (سابق نمبردار و نجواں ضلع گورداسپور) و برکت علی صاحب (۵) ۳۰ ستمبر مسعود احمد صاحب پشاور زیارت قادیان کے لئے تشریف لائے۔

(۱) ۱۷ ستمبر سعید احمد صاحب (۲) ۲۸ ستمبر قریشی غلام سرور صاحب۔ حمید احمد صاحب و ملک محمد شریف صاحب مع اہل و عیال (۳) ۲۹ ستمبر۔ حامد اللہ خان صاحب (۴) مختار احمد صاحب ہاشمی مع والدہ محترمہ و ہمشیرہ محترمہ (۵) ۳ اکتوبر مسعود احمد صاحب زیارت قادیان کے بعد واپس تشریف لے گئے (۶) یکم اکتوبر کو محترمہ صاحبزادی امۃ العزیز اہلیہ محترم ڈاکٹر مرزا منیع الرحمن صاحب معہ بچگان قریشی عطاء الرحمن صاحب کارکن نظارت علیا لاہور جا کر ۴ر اکتوبر کو واپس آ گئے۔

درخواستہائے دعا (۱) مولوی برکات احمد صاحب راجیکی حال ربوہ کو پہلی عوارض کے ساتھ دل اور گردہ کا درد بھی شروع ہو گیا ہے (۲) امان اللہ جان صاحب ساکن گڑھ (راجستھان) بعارضہ سل سخت بیمار ہیں۔ (۳) راجہ غلام محمد خان صاحب صدر جماعت چک ایمرچ (کشمیر) السر اور بلڈ پریشر سے بیمار ہیں۔ اور اپنے بچوں میر احمد خان و ناصر احمد خان صاحب کے لئے بھی درخواست دعا کرتے ہیں (۴) قریشی سعید احمد صاحب قادیان کی اہلیہ محترمہ نسبتی ہمشیرہ صاحبہ اور قریشی صاحب کے خسر منشی عبد الحفیظ صاحب وثیقہ نویس کہل (ضلع مین پوری) بیمار ہیں۔ احباب ان سب بیماروں کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب پر رحم فرمائے۔

وفات (۱) خاکسار کی خوشدامن صاحبہ مکرمہ افضل بی صاحبہ عباسی بمقام علی پور کھیڑہ مورخہ ۲۳ ستمبر کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم و محترم قاضی محمد ظہیر الدین صاحب عباسی پریذیڈنٹ جماعت علی پور کھیڑہ (یو پی) کی اہلیہ محترمہ تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند مخلصہ سلسلہ سے خاص انسیت رکھنے والیں اور مہمان نواز تھیں۔ شعبان دار الامان سے مبلغین اور بزرگان سلسلہ کی آمد پر بڑے اخلاص سے انکی مہمان نوازی کرتی اور کہتی مغفرت کے طور پر اس بات کا اظہار فرماتی تھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ دیار حبیب کے ہمارے علاقہ سے کافی مسافت پر ہونے کے باوجود بزرگان سلسلہ کی میزبانی اور خدمت کا اکثر موقعہ ملتا رہتا ہے ——— خاکسار کے ساتھ رشتہ معاہدت کی تکمیل بھی درحقیقت آپ ہی کے ارادہ اور خواہش سے ہوئی تھی جس کے بعد آپ نے اپنی دوسری لڑکی بھی قادیان میں بیاہ دی۔ جو مکرم مولوی محمد یوسف صاحب کی اہلیہ ہیں۔ اور اسی طرح مرحومہ نے قادیان اور سلسلہ عالیہ کے ساتھ وابستگی اور محبت کا ثبوت دیا۔ جزاھا اللہ احسن الجزاء۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے مرحومہ کی کمزوریاں معاف فرما کر جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار محمد الحق صدیقی مار[illegible] قادیان۔ (۲) میرے ماموں مکرم چوہدری عبد الحق صاحب بنگالہ کی دختر کاسب ربوہ ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۱۸ [illegible]

خطبہ جمعہ

جھوٹی عزت کے پیچھے نہ پڑو۔ اصل عزت وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے

مجرموں کی تائید سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ کہ یہ قوم کو تباہ کرنے والی چیز ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲؍ستمبر ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

پچھلے جمعہ میں نے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ میں اس ہفتہ لاہور جاؤں گا۔ اور وہاں

ڈاکٹروں سے مشورہ

کروں گا۔ لیکن آج تک میں وہاں نہیں جا سکا۔ میری ایک بیوی بیمار ہو گئی تھیں۔ اور بخار زیادہ تیز تھا جس کی وجہ سے میں لاہور نہیں جا سکا۔ اس کے علاوہ مجھے خود بھی ان دنوں انفلوائنزا کی تکلیف رہی سر اور دوسرے سارے جسم میں درد تھا۔ اسی طرح لات میں بھی درد کی شکایت رہی۔ اسی وجہ سے پچھلے ہفتہ میں میں صرف دو دفعہ نماز کے لئے مسجد میں آسکا ہوں۔ بہرحال ابھی میرا ارادہ ہے۔ کہ اگر خدا تعالےٰ نے گھر میں صحت اور عافیت رکھی۔ تو اس ہفتہ میں کسی دن میں لاہور جاؤں گا۔ اور ڈاکٹروں سے مشورہ کروں گا۔

اس کے بعد میں سب سے پہلے یہاں کے دوستوں اور پھر جب خطبہ شائع ہو تو اس کے ذریعہ بیرونی جماعتوں کو مخاطب کرکے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دنیا میں

جب بھی قومیں آگے قدم بڑھاتی ہیں

اور جب بھی وہ اپنے منبع سے دور ہوتی چلی جاتی ہیں۔ لازماً ان میں کئی قسم کی خرابیاں پیدا ہو تی جاتی ہیں۔ انگریزی میں ایک مشہور مثل ہے کہ قوم کی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے نیو بلڈ NEW BLOOD یعنے نئے خون کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ہمیں بھی ایک لمبے تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں تک خدا تعالےٰ کی خاطر قربانی کا سوال ہے نئے آنے والے بہ نسبت پرانے اور نسلاً احمدیوں کے زیادہ جوش رکھتے ہیں۔ اور اس کی یہ وجہ ہے کہ نئے آنے والے ہر مسئلہ پر بحث کر کے آتے ہیں۔ ہر مسئلہ انہوں نے خوب سوچا سمجھا ہوا ہوتا ہے۔ اور اس پر غور کیا ہوا ہوتا ہے۔ اس کے خلاف انہوں نے دلائل سنے ہوئے ہوتے ہیں۔ اسی طرح اس کی تائید میں بھی انہوں نے دلائل سنے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لئے کوئی چیز انہیں اپنی جگہ سے نہیں ہلا سکتی۔ جن چیزوں نے انہیں اپنی جگہ سے ہٹانا تھا۔ ان پر وہ پہلے سے بحث کر چکے ہوتے ہیں۔ لیکن جو لوگ

نسلاً کسی مذہب میں داخل ہوتے ہیں

نہ ان کے سامنے سارے دلائل آتے ہیں نہ انہوں نے ان کے متعلق کوئی بحث کی ہوئی ہوتی ہے۔ اور نہ ان کی تائید میں یا ان کے خلاف دلائل سنے ہوتے ہیں اس لئے جن گندوں کو دیکھ کر ان کے ماں باپ کسی مذہب سے مایوس ہو چکے ہوتے ہیں وہ ان کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ جو چیزیں ان کے والدین کو مایوس کرنے والی اور بھگانے والی ہوتی ہیں۔ وہ ان کے لئے کشش کا موجب ہو جاتی ہیں۔ ان کے ماں باپ بیسیوں سال تک اپنے شہروں اور محلوں میں دیکھ چکے تھے۔ کہ فلاں کیسے شریف خاندان میں سے ہے۔ کس کا بیٹا ہے۔ اور کس طرح سارا شہر اس کی عزت کیا کرتا تھا۔ پھر وہ

یہ بھی جانتے تھے

کہ اس کی اولاد نے سینما اور تماشوں میں جانا شروع کیا۔ جس کی وجہ سے ان کی مالی حالت بگڑ گئی۔ پہلے ان کے پاس گھوڑے تھے۔ گاڑیاں تھیں۔ جن میں سواری کرتے تھے۔ مالی حالت بگڑنے کی وجہ سے وہ بک گئیں۔ پھر انہوں نے کرایہ کی گاڑیوں پر سفر کرنا شروع کیا۔ پھر جب اور مالی حالت بگڑی تو انہوں نے پیدل چلنا شروع کیا۔ جب تعیش کے سارے سامان ختم ہو گئے تو انہوں نے چوری اور ٹھگی کے ذریعہ مال حاصل کرنا شروع کیا جس کے نتیجہ میں وہ جیل خانوں میں گئے۔ اور لوگوں کی نگاہوں میں ذلیل ہو گئے۔ غرض ماں باپ نے صرف سینما ہی نہیں دیکھا تھا۔ بلکہ اس کے اثرات کو بھی دیکھا تھا۔ انہوں نے شریف خاندانوں کو سینما کی بدولت تباہ ہوتے دیکھا تھا۔ اس لئے وہ اس سے متنفر ہو گئے لیکن ان کے بیٹے نے

سینما کے اثرات

کو نہیں دیکھا۔ اس نے اس کی بدولت خاندانوں کو تباہ ہوتے نہیں دیکھا۔ وہ جب غیر سے ملتا ہے اور سینما دیکھتا ہے۔ تو سمجھتا ہے کہ سینما تو بہت اچھی چیز ہے۔ میرے ماں باپ بڑے بے وقوف تھے۔ کہ انہوں نے مجھے سینما سے دور رکھا۔ اور اس سے لطف نہ اٹھانے دیا۔ اس نے نقش دیکھے گیت سنے۔ ناچوں سے لطف اُٹھایا۔ ایکٹروں اور ایکٹرسوں کو دیکھا۔ لیکن نہ دیکھا کہ اسکے بد اثرات کی وجہ سے کتنے شریف خاندان تباہ ہو گئے اس لئے اس نے اچھے نقش دیکھ کر اور ایکٹروں کی شکلیں دیکھ کر اپنے ماں باپ بھائیوں اور دوسرے بزرگوں کو بے وقوف سمجھا۔ گویا جو چیزیں اس کے ماں باپ بہن بھائیوں اور دوسرے بزرگوں کو مایوس کرنے والی اور نفرت دلانے والی تھیں۔ وہ اسے اپنی طرف کھینچنے والی ثابت ہو جاتی ہیں۔

ایک ہی چیز ہے

جو ماں باپ کو ایک طرف لے گئی۔ اور بیٹے کو دوسری طرف لے گئی۔ پھر احمدیت کو قبول کرنے کی وجہ سے جو مشکلات پیش آتی ہیں۔ ان سے اس کا واسطہ نہیں پڑتا۔ جب اس کے ماں باپ اور بزرگ احمدیت میں داخل ہوئے تو لوگوں نے انہیں مختلف قسم کی تکالیف دیں۔ انہوں نے ان کا بائیکاٹ کر دیا۔ ضروریات زندگی انہیں مہیا نہ ہونے دیں۔ بازار سے اگر کوئی شخص سودا دے بھی دیتا تھا۔ تو ناک چڑھا کر اس طرح دیتا تھا۔ جس طرح کتے کے آگے ٹکڑا ڈال دیا جاتا ہے۔ اور چونکہ وہ ساری مشکلات کو برداشت کرکے احمدیت میں داخل ہوئے تھے۔ اس لئے وہ کسی بات سے گھبراتے اور ڈرتے نہیں تھے۔ وہ جب سنتے تھے کہ لوگ انہیں مار ڈالیں گے تو کہتے تھے ہم تو بیسیوں سال سے اس قسم کی دھمکیاں سن رہے ہیں۔ لیکن یہ سلسلہ بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ لیکن جب

ایک پیدائشی احمدی

ان باتوں کو دیکھتا ہے تو وہ گھبرا جاتا ہے۔ ماں باپ چونکہ تجربہ کر چکے ہوتے ہیں۔ کہ باوجود اس کے کہ لوگوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونے والوں کو سخت قسم کی تکالیف دیں۔ انہوں نے انہیں مار ڈالنے کی دھمکیاں دیں۔ بلکہ عملی طور پر کچھ لوگوں کو مار بھی ڈالا۔ پھر بھی یہ سلسلہ اب تک زندہ ہے اس لئے وہ ڈرتے نہیں۔ لیکن ایک پیدائشی احمدی جن کو ان تکالیف سے واسطہ نہیں پڑا۔ وہ وقت پر بزدلی دکھا جاتا ہے۔ اسی طرح نئے آنے والوں میں ایک قسم کی غیرت ہوتی ہے۔ وہ کہتے ہیں ہم تو اپنی جائدادیں چھوڑ کر آئے ہیں اس لئے جماعت کا جو چندہ آتا ہے اسے ہم کیوں خراب کریں۔ لیکن ایک نسلی احمدی جب مال دیکھتا ہے۔ تو اس میں سے کچھ ذاتی استعمال میں لے آتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ اس کی وجہ سے میری حالت درست ہو جائے گی۔ پس مالوں کا غبن ہونا افراد کا بددیانتی کوئی قابل تعجب بات نہیں۔ یہ بات ہر نئی اور پرانی چھوٹی اور بڑی قوموں میں یکساں طور پر پائی جاتی ہے۔

فرق صرف یہ ہوتا ہے

کہ جو قومیں اپنی تباہی چاہتی ہیں۔ وہ ان حالات کو دیکھ کر اصلاح کی طرف توجہ نہیں کرتیں۔ لیکن جو قومیں تباہی سے بچنا چاہتی ہیں۔ وہ ان حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہیں۔ ورنہ غبن۔ خیانت اور بددیانتی جیسی مسلمانوں میں ہے ویسی ہی یہودیوں، ہندوؤں، کنفیوشس کے ماننے والوں، شنٹو ازم والوں، عیسائیوں اور سکھوں سب میں پائی جاتی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ جو قومیں بیدار ہیں۔ وہ ان برائیوں کے دبانے میں لگی رہتی ہیں۔ اور جو قومیں مردہ ہیں وہ ان کے سامنے ہتھیار ڈال دیتی ہیں۔ وہ ان برائیوں کو دباتی نہیں۔ بلکہ مجرموں کی تائید کرتی ہیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں

کسی بڑے خاندان کی ایک عورت نے چوری کی اور شکایت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس پہنچی۔ جب لوگوں کو پتہ لگا تو وہ سفارش کرتے کہ

یہ عورت فلاں خاندان سے ہے۔ اور بہت معزز ہے۔ اگر اس عورت کا ہاتھ کاٹا گیا۔ تو بڑی بدنامی ہوگی۔ یہ سُن کر آپؐ کا چہرہ سُرخ ہوگیا۔ اور آپؐ نے فرمایا۔ خدا کی قسم اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتی۔ تو میں اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتا۔ بعض نادانوں نے اس روایت سے دھوکا کھایا ہے کہ شائد حضرت فاطمہؓ پر کوئی الزام لگا تھا۔ یہ جھوٹ ہے۔ خاندان نبوت کے کسی فرد پر بددیانتی کا الزام تک بھی نہیں لگا) اس طرح وہ لوگ سمجھ گئے۔ کہ اگر آپؐ اپنے خاندان کے افراد کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ تو دوسرے کے متعلق سفارش کس طرح مان سکتے ہیں۔ چنانچہ جب تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقرر کردہ اصول رائج رہے مسلمانوں میں

انصاف قائم رہا

لیکن جب آپؐ کے بیان کردہ اصولوں پر عمل نہ رہا تو انصاف بھی غائب ہوگیا۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی وہی تھے۔ نماز بھی وہی تھی کلمہ بھی وہی تھا۔ لیکن قوم کی حالت گرتی چلی گئی اس کی وجہ صرف یہی تھی۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو نصائح بیان فرمائیں۔ مسلمانوں نے انہیں بھلا دیا۔ اصلاح نفس کے متعلق جو تراکیب آپؐ نے بیان فرمائی تھیں وہ بھلا دی گئیں نتیجہ یہ ہوا کہ مختلف قسم کی کمزوریاں مسلمانوں میں پیدا ہوگئیں۔ ہم میں بھی بعض کمزوریاں آگئی ہیں۔ اور بعض آدمی ہیں جو انہیں دیکھ کر جماعت کے بعض بیوقوف گھبرا جاتے ہیں وہ نادان یہ نہیں جانتے۔ کہ چوریاں۔ ٹھگی۔ اور بددیانتی آدمؑ کے وقت سے چلی آرہی ہیں کوئی ہسپتال ایسا نہیں نکلا۔ جہاں ان کا علاج ہوسکے۔ اور کوئی دوائی ایسی ایجاد نہیں ہوئی جس سے ان بیماریوں کا علاج کیا جاسکے۔ دنیا میں کوئی نبی ایسا نہیں آیا۔ جس نے گناہ بالکل ختم کردیا ہو۔ خدا تعالیٰ کا کوئی قانون ایسا نہیں آیا۔ جس نے روحانی بیماریوں کو قطعی ختم کردیا ہو۔ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں بھی روحانی بیمار تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں بھی روحانی بیمار تھے۔ حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں بھی روحانی بیمار تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بھی روحانی بیمار تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی روحانی بیمار تھے اور آج بھی روحانی بیمار موجود ہیں غیروں میں اور ان میں فرق صرف یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے دشمن روحانی بیماری کو دبانے کی جرأت نہیں رکھتے تھے لیکن آدم کے ماننے والے روحانی بیماریوں کا مقابلہ کرنے کی جرأت رکھتے تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنے

اخلاق کا اعلیٰ معیار

قائم کرلیا تھا۔ حضرت نوح علیہ السلام کے دشمنوں میں بھی ان برائیوں کو دبانے کی جرأت نہ تھی۔ لیکن آپ کے ماننے والے ان برائیوں کا مقابلہ کرنے کی جرأت رکھتے تھے۔ اور مقابلہ کرتے رہے۔ چونکہ وہ ان برائیوں کو دباتے چلے گئے۔ اس لئے ان کی قوم تباہی سے بچ گئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت میں بھی روحانی بیماریاں پائی جاتی تھیں۔ آپ کے دشمن ان کو مٹانے کی جرأت نہیں رکھتے تھے۔ لیکن آپ کے ماننے والوں نے انہیں مٹانا شروع کیا۔ کردی دو ایں رہیں نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے اکثر اعمال نیک نظر آنے لگ گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دشمن بھی ان روحانی بیماریوں کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہ رکھتے تھے۔ لیکن آپ کے ماننے والے دھڑلے سے ان کے مقابلے میں کھڑے ہوگئے۔ اور اگر کوئی بیمار نظر آتا تو ساری قوم اس کے پیچھے پڑ جاتی تھی۔

نتیجہ یہ ہوا

کہ آپ کی قوم بحیثیت قوم اخلاق کے ایک اعلیٰ معیار پر پہنچ گئی۔ یہی حال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تھا۔ اور یہی حال رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا۔ یہ کہنا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماننے والے سب کے سب نیک تھے۔ ان میں خیانت۔ ظلم اور بددیانتی کی قسم کی برائیاں نہیں پائی جاتی تھیں۔ قرآن کریم کے خلاف ہے۔ قرآن کریم میں صاف آتا ہے۔ کہ آپ کے پاس منافق آتے تھے۔ اور قسم کھا کر کہتے تھے۔ کہ آپ اللہ تعالےٰ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ہے تو یہ سچی بات کہ آپؐ اللہ تعالےٰ کے رسول ہیں۔ لیکن یہ منافق جھوٹ بولتے ہیں۔ پھر قرآن کریم میں آتا ہے۔ کہ آپؐ کے ماننے والے اور آپ کا کلمہ پڑھنے والے آپ کے متعلق یہ کہتے تھے۔ ھو اذن۔ کہ ہم نے فلاں فعل تو نہیں کیا۔ بات یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں تو نیک لیکن ہیں بھولے بھالے۔ لوگ آپ کے پاس آتے ہیں۔ اور ہمارے متعلق شکایات کرتے ہیں۔ اور آپ بلاتحقیق ان کی بات مان لیتے ہیں۔

یہ ایک پرانا حربہ ہے

جو منافق لوگ استعمال کرتے چلے آئے ہیں آج ہمارے خلاف بھی یہی حربہ استعمال ہو رہا ہے۔ آج بھی جماعت کے منافق یہی کہتے ہیں۔ کہ خلیفۃ المسیح نہایت سادہ اور بھولے بھالے ہیں۔ آپ لوگوں کی باتوں پر فوراً یقین کرلیتے ہیں بیوقوف مومن سمجھتے ہیں۔ کہ یہ کتنے مخلص ہیں خلیفۃ المسیح کا انہیں کتنا ادب ہے۔ مگر وہ یہ نہیں دیکھتے۔ کہ یہ تو وہی بات ہے۔ جو منافق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کہا کرتے تھے۔ وہ کہتے تھے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں تو نیک۔ آپ ہیں تو اچھے۔ مگر آپ کانوں کے کچے ہیں۔ لوگ جو کچھ کہہ دیتے ہیں۔ آپ بلاتحقیق مان لیتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں

اس کے معنے یہ ہوتے تھے

کہ آپ (نعوذ باللہ) کم عقل ہیں۔ یہی بات اب کہی جاتی ہے۔ کہ خلیفۃ المسیح خدا رسیدہ ہیں۔ نیک ہیں۔ جماعت کے خیرخواہ ہیں۔ مگر ہیں سادہ اور بھولے بھالے یا بالفاظ دیگر بیوقوف۔ لوگ آپ کو بہکا لیتے ہیں۔ اور جو کچھ وہ کہتے ہیں۔ وہ مان لیتے ہیں۔

غرض قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی منافق موجود تھے۔ اور وہ اس قسم کی باتیں کرتے تھے۔ احادیث میں آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص مرگیا۔ آپ سے درخواست کی گئی۔ کہ اس کا جنازہ پڑھائیں لیکن آپؐ نے فرمایا۔ میں اس کا جنازہ نہیں پڑھوں گا۔ یہ خائن تھا۔ حالانکہ وہ شخص جہاد کرتا ہوا مارا گیا تھا۔ اب جو روحانی بیماریاں حضرت آدم علیہ السلام سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ تک سب انبیاء کے زمانہ میں رہی ہیں۔ کونسے باپ کا بیٹا آئے گا جو ان کی اصلاح کرے گا۔ اگر کوئی شخص ان بیماریوں کے علاج کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ جو کام رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ کرسکے وہ کیسے کرسکتا ہے۔ پس یہ لوگ ہمارے اندر بھی موجود ہیں۔ اور ان کی موجودگی ایسی خطرناک چیز نہیں کہ جماعت کے دوست گھبرا جائیں۔ ہاں

یہ بات ضرور خطرناک ہے

کہ جماعت میں سے کچھ لوگ ایسے لوگوں کی تائید میں کھڑے ہوجائیں۔ مثلاً پچھلے دنوں صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں چار بڑی بڑی خیانتیں پکڑی گئی ہیں۔ اب جہاں تک خیانت کا سوال ہے احادیث سے پتہ لگتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی خائن موجود تھے اور میں اپنے علم کی بناء پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ خیانت کرنے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی موجود تھے۔ اور قرآن کریم کہتا ہے۔ کہ یہ لوگ سب انبیاء کے زمانہ میں پائے جاتے تھے۔ پس جماعت میں ان لوگوں کی موجودگی کوئی ایسی بات نہیں۔ جو گھبرا دینے والی ہو۔

بُری بات یہ ہے

کہ صدر انجمن احمدیہ کے ممبروں نے ان لوگوں کے جرم کو چھپانے کی کوشش کی۔ اور خیال کیا کہ اگر یہ خیانتیں ظاہر ہوگئیں تو جماعت کی بدنامی ہوگی۔ یہ بات نہایت خطرناک ہے۔ اگر یہ عیب حضرت آدم علیہ السلام کے وقت میں موجود تھا۔ اگر یہ عیب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں موجود تھا۔ اگر یہ عیب حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے وقت میں موجود تھا۔ اگر یہ عیب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں موجود تھا۔ اور اس سے ان انبیاء کی بدنامی نہیں ہوئی۔ تو یہ کونسے ماہ ئے انسانیت مرد ہیں۔ کہ اس سے ان کی بدنامی ہوگی۔ اگر بعض لوگوں کی ایسی برائیوں کی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدنامی نہیں ہوئی۔ تو یہ لوگ جو آپ کی جوتیوں کے غلام ہیں۔ ان کی کیا بدنامی ہوگی۔ ان عیوب کی تو کھلے بندوں مخالفت کرنی چاہیئے۔ اور اگر کوئی شخص اس پر اعتراض کرتا ہے۔ تو تم اسے یہ جواب دو۔ کہ اس قسم کے روحانی مریض ہر جگہ موجود ہیں۔

ہماری خوبی یہ ہے

کہ ہم انہیں دباتے ہیں۔ اور تم انہیں بچاتے ہو۔ ہم انہیں اپنی جماعت سے نکالتے ہیں۔ اور تم لوگ ان کی تعریفیں کرتے ہو۔ اگر تم ایسا کرو گے۔ تو ہر شخص تمہاری تعریف کرے گا۔ اور کہے گا۔ کہ یہ لوگ نیک ہیں۔ یہ بدی کو چھپاتے نہیں۔ بلکہ اسے مٹانے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔ جو شخص بدی کو چھپاتا ہے۔ وہ یقیناً بزدل ہے۔ خواہ وہ بظاہر کیسا ہی بہادر سمجھا جاتا ہو۔ کیونکہ وہ اپنے فرائض کے بجالانے میں لوگوں کے اعتراضات سے ڈرتا ہے۔ میرے پاس صدر انجمن احمدیہ کے ممبروں کا ایک وفد آیا۔ اور اس نے کہا۔ کہ ہمیں ان باتوں پر پردہ ڈالنا چاہیئے۔ ورنہ اس سے ہماری بڑی بدنامی ہوگی۔ میں نے کہا۔ جب تم نے بیعت کی تھی۔ تو

تم نے یہ عہد کیا تھا

کہ ہم دین کی خاطر اپنی جان۔ مال اور عزت کی قربانی کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔ اگر تم اب بدنامی سے ڈر رہے ہو۔ تو عزت کے قربان کرنے کا وقت کب آئے گا۔ یہی موقعہ ہے عزت کو قربان کرنے کا۔ ورنہ عزت کو قربان کرنے کے یہ معنے تو نہیں ہوتے کہ کوئی شخص اپنی عورتوں کو بازار میں بٹھا دے۔ عزت کو قربان کرنے کے یہی معنے ہیں۔ کہ احکام قرآن کو ماننے کی وجہ سے بعض جگہ بدنامی کا خطرہ ہوگا۔ لیکن ہم اپنی عزت کی پرواہ نہیں کریں گے۔ پس جماعتی تصور یہ ہے کہ جماعت اس قسم کے مجرموں کو منہ لگاتی ہے۔ اگر کوئی شخص اس قسم کا جرم کرتا ہے۔ تو جماعت کے دوست اس

کی سفارش سے کہ میرے پاس آتے ہیں۔ اور کہتے ہیں آپ انہیں معاف کر دیں۔ حالانکہ میں جانتا ہوں کہ اگر جرم کرنے والا سفارش کرنے والوں کا باپ بھائی۔ رشتہ دار یا دوست نہ ہوتا۔ تو۔ کہتے جماعت کتنی خراب ہے

جماعت کا اخلاقی معیار

دن بدن گر رہا ہے۔ جماعت کے دوست اس قسم کے لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ وہ ان بدیوں کو مٹانے کی کوشش نہیں کرتے۔ لیکن اب چونکہ مجرم ان کے اپنے بھائی بند ہیں۔ وہ ان کی سفارش لے کر میرے پاس آتے ہیں۔ حالانکہ مساوات اسلامی کے یہ معنے تو نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے مسلمانوں کو یکساں طور پر کھانا کھلایا ہو۔ ایک سا لباس پہنایا ہو۔ یا ایک سے گھروں میں انہیں رکھا ہو۔ ہاں آپ نے یہ ضرور کیا ہے۔ کہ ابوبکرؓ ہو یا کوئی ادنیٰ غلام۔ جب قانون کا معاملہ آیا۔ تو آپ نے ان سب سے برابر کا سلوک کیا۔

ایک دفعہ

آپؐ مجلس میں بیٹھے تھے۔ کہ کوئی شخص دودھ کا ایک پیالہ لایا۔ آپؐ ہر کام دائیں طرف سے شروع کرتے تھے۔ وہ دن سخت غربت کے تھے۔ اس لئے جو لوگ تحفے لاتے تھے۔ یہ خیال کرتے تھے۔ کہ شاید آپؐ بھوکے ہیں۔ لیکن ان دنوں جو لوگ تحفے لاتے ہیں۔ وہ اس خیال سے تحفے پیش نہیں کرتے۔ کہ شاید جسے یہ تحفہ پیش کیا جا رہا ہے۔ وہ بھوکا ہے۔ بلکہ ان دنوں ایک زائد چیز کے طور پر تحفہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس مجلس میں حضرت ابوبکرؓ بھی بیٹھے تھے۔ لیکن وہ اتفاقاً آپؐ کے بائیں طرف تھے۔ آپؐ نے ان کے چہرے پر بھوک کے آثار دیکھے اور معلوم کیا کہ انہیں فاقہ ہے۔ آپؐ کے دائیں طرف ایک لڑکا بیٹھا تھا۔ آپؐ نے اُسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ اگر تم مجھے اجازت دو۔ تو میں یہ دودھ ابوبکرؓ کو دے دوں۔ اس لڑکے نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھ سے کیوں دریافت فرماتے ہیں۔ کیا شریعت نے میرا کوئی حق مقرر کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے دائیں طرف والے کو ترجیح دی ہے۔ تم دائیں طرف بیٹھے ہو۔ اسلئے

تمہارا قانونی حق ہے

کہ تمہیں ابوبکرؓ سے پہلے دودھ دیا جائے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ انہیں اس کی ضرورت ہے۔ اس لڑکے نے کہا اگر قانون نے مجھے حق دیا ہے۔ تو آپ دودھ مجھے دیجئے۔ میں آپ کا تبرک کسی اور کو دینے کے لئے تیار نہیں۔ اب دیکھو حضرت ابوبکرؓ آپ کے قریبی تھے۔ لیکن آپؐ نے یہ دودھ حضرت ابوبکرؓ کو نہیں دیا۔ اس لڑکے کو دیا۔ پس جہاں تک شرعی حقوق کا سوال تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب مسلمانوں میں مساوات کو قائم کیا ہے۔ لیکن آجکل محض دوستی اور ہمسایہ ہونے کی وجہ سے لوگ غبن اور خیانت کرنیوالوں اور سودا میں دھوکہ کرنے والوں کی تائید میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اگر جرم ثابت ہو گیا۔ تو کہدیتے ہیں۔ ایسا ہو ہی جاتا ہے۔ اور اگر جرم مشتبہ ہو۔ تو کہدیتے ہیں۔ جرم تو ثابت نہیں ہوتا۔ کہیں الیبی دلیلوں سے بھی جرم ثابت ہوتا ہے۔ اگر ان کی بات مان لی جائے۔ تو جرم مٹ نہیں سکتا۔ بلکہ اور زیادہ بڑھے گا۔ پھر لوگ مجرم کو بچانے کی کوشش تو کرتے ہیں۔ اس کی اصلاح کی کوشش نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ جرم اس کی اولاد میں بھی چلا جاتا ہے۔ اور دو تین نسلوں میں قوم برباد ہو جاتی ہے۔

قرآن کریم کہتا ہے

کہ بہت سے کمزور لوگ ایسے ہیں۔ جو قریب کے نتیجہ کو دیکھتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ فلاں ہمارا دوست ہے۔ اگر ہم نے اس کی تائید نہ کی۔ تو وہ کیا خیال کرے گا۔ حالانکہ وہ یہ نہیں سوچتے کہ اب تو وہ اکیلا ہے۔ آئندہ دو تین نسلوں میں وہ ایک سے تین سو تک پہونچ جائے گا۔ ایسی صورت میں ہم ایک کی بجائے تین سو کو برباد کر رہے ہیں۔ لیکن لوگ آجل کو نہیں دیکھتے عاجل کو دیکھتے ہیں یعنی وہ ایسے فائدہ کو دیکھتے ہیں۔ جو جلد ہی انہیں حاصل ہو جانے والا ہوتا ہے۔ لیکن اپنے بھیانک انجام کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ پس مجرموں کی تائید سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ کہ یہ قوم کو تباہ کرنے والی ہے باقی غبن اور بددیانتی ایسی چیز نہیں جس پر گھبراہٹ کا اظہار کیا جائے۔ دشمن اعتراض کرے گا۔ تو کیا ہوگا۔ کیا یہ روحانی امراض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موجود نہیں تھیں۔ اگر غیر مبائع اعتراض کریں گے۔ تو کیا روحانی امراض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں موجود نہیں تھیں۔

قابل اعتراض بات یہ ہے

کہ تم مجرموں کی تائید میں کھڑے ہو جاؤ۔ اگر تم مجرموں کی تائید میں کھڑے نہیں ہوتے۔ اگر تم بدی کو کچلنے کی پوری کوشش کرتے ہو۔ تو اگر کوئی شخص اعتراض کرتا ہے۔ تو کہدو۔ یہ ایک پھوڑا تھا جس کو ہم نے چیرا دیدیا ہے۔ لیکن تم لوگ اس قسم کے عیب کو چھپاتے پھرتے ہو۔ تم پر اعتراض پڑتا ہے۔ ہم پر اعتراض نہیں پڑتا۔ اس لئے نہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شرماتے ہیں۔ نہ نوحؑ شرماتے نہ ابراہیمؑ شرماتے اور نہ آدمؑ شرمائے پھر تم کیوں شرماؤ۔ شرمانے سے تمہارا عیب ثابت ہوگا۔ اور وہ جرم بڑھے گا۔ کم نہیں ہوگا۔ لیکن اگر شرماؤ گے نہیں تو تم اس کے علاج کی کوشش کرو گے۔ تو جماعت کی اصلاح ہوگی۔ اگر کمزور لوگوں کو پتہ لگ گیا۔ کہ جماعت کے لوگ ان کی مدد کرتے ہیں۔ تو ان کی تعداد بڑھ جائے گی۔ لیکن اگر تم لوگ ان کے مقابلہ میں کھڑے ہو جاؤ گے۔ تو وہ چار سے دو اور دو سے ایک ہو کر رہ جائیں گے۔ پس تم

اپنی حقیقت کو سمجھو

اور قوم سے اس چیز کی امید نہ کرو جس کی امید رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کی۔ اور تم وہ طریق اختیار نہ کرو جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اختیار نہیں کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اگر تم اس قسم کے عیوب دیکھو تو ان کے دبانے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ اگر تمہیں اپنے ماں باپ بہن بھائی یا اپنی اولاد کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو تم سچی گواہی دو۔ اور جسمانی تعلق کا خیال نہ رکھو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرآن کریم مسلمانوں کو اس قسم کے معاملات میں ماں باپ۔ بھائی یا اولاد کے ساتھ کھڑا نہیں کرتا۔ بلکہ ان کے خلاف کھڑا کرتا ہے۔ وہ یہ کہتا ہے کہ تمہارا یہ کام نہیں کہ اگر تمہارا بیٹا ہو۔ بھائی ہو۔ باپ ہو۔ یا کوئی اور رشتہ دار ہو۔ تو تم اس کی رعایت کرو۔ اگر کوئی شخص مجرم ہے۔ چاہے وہ تمہارا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ تو

تم سچی گواہی دو

جھوٹ بول کر اُسے بچانے کی کوشش نہ کرو۔ اور جب تک یہ بات تم میں رہے گی۔ عیب تو تم میں رہیں گے۔ میں یہ وعدہ نہیں کرتا۔ کہ تم میں خائن نہیں ہوں گے۔ تم میں چور نہیں ہوں گے۔ تم میں بددیانت نہیں ہوں گے۔ تم میں خائن بھی رہیں گے چور بھی رہیں گے۔ بددیانت بھی رہیں گے لیکن یہ ضرور ہوگا کہ تمہاری قوم چور نہیں ہوگی تمہاری قوم خائن نہیں ہوگی۔ تمہاری قوم بددیانت نہیں ہوگی۔ اگر تم ان اصولوں پر قائم رہے۔ تو تم محفوظ ہو گے اور اس قسم کے لوگ جماعت سے اس طرح نکلتے چلے جائیں گے جس طرح چھلنی سے کوڑا کرکٹ نکل جاتا ہے۔ پس تم اس نکتہ کو سمجھو۔ اور جھوٹی عزت کے پیچھے نہ پڑو۔ جھوٹی عزت کوئی فائدہ نہیں دیتی۔ عزت وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔ اور ذلت وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔

نماز جمعہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

۱- چوہدری عبدالحمید صاحب عرف نور قادیان
۲- حاجی محمد ابراہیم صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ صوبہ سندھ۔
۳- محمد حسین صاحب حیاپور۔ دکن
۴- اہلیہ صاحبہ مولوی عبداللطیف تیج گاؤں مشرقی پاکستان
۵- سرور بیگم صاحبہ ہمشیرہ محمد شریف بیگ صاحب چونگی ضلع لاہور۔
۶- کرم بی بی اہلیہ بابا نواب الدین صاحب سابق مؤذن دارالفضل قادیان۔
۷- حکیم عبدالصمد صاحب میرٹھی۔ کراچی (رحمان۔ ناقل)
۸- چوہدری حبیب اللہ صاحب شام پور ضلع گجرات۔
۹- حکیم فیروز الدین صاحب انسپکٹر بیت المال قادیان
۱۰- بنت عبدالحمید صاحب کسراں ضلع اٹک
۱۱- شیخ غلام حسین صاحب کراچی۔
۱۲- بنت فضل دال صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۶۰ لائل پور۔
۱۳- والدہ مولوی مبارک احمد صاحب ساقی مبلغ نائیجیریا۔
۱۴- والدہ راجہ شریف احمد صاحب لالانی ضلع گجرات
۱۵- لطیف النساء صاحبہ والدہ سید اعجاز احمد صاحب انسپکٹر بیت المال
۱۶- قاسم صاحب بتر جمان گولڈ کوسٹ افریقہ۔
۱۷- اہلیہ صاحبہ محمد حسین صاحب جیسری ضلع نواب شاہ سندھ۔
۱۸- مستری عبدالکریم صاحب کلکتہ۔
۱۹- نصرت جہاں بیگم صاحبہ بنت مبارک علی صاحب چک ۱۵/۱ ضلع منٹگمری۔
۲۰- شیخ محمد عبداللہ صاحب معرفت ٹیچر ہائی سکول سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ
۲۱- میجر اسلم صاحب داماد حافظ صاحب دولت اللہ ۔۔۔
۲۲- ملک برکت اللہ صاحب امیر جماعت ۔۔۔ لانو ڈوگر ضلع شیخوپورہ۔
۲۳- مرزا احسن بیگ صاحب کشن گنج بھارت۔ (یہ حضرت مسیح موعودؑ کے اقارب سے تھے۔ اور صحابی تھے۔ ناقل)
۲۴- گلزار بیگم فاطمہ صاحبہ اہلیہ حافظ بشیر الحق صاحب شمس۔ مارٹن روڈ۔ کراچی۔
۲۵- سردار بیگم صاحبہ اہلیہ حافظ عبدالرحمٰن صاحب بٹالوی
۲۶- والدہ فریدالدین احمد صاحب کرڑا ضلع تیج گاؤں مشرقی پاکستان۔
۲۷- اہلیہ ضیاء الحق خانصاحب کوئٹہ۔
۲۸- والد صاحب مولوی عبدالقدیر صاحب شاہد مبلغ اکرا گولڈ کوسٹ افریقہ (میاں مولا بخش صاحب باورچی درویش مرحوم۔ ناقل)
۲۹- والدہ صاحبہ مولوی عبدالقدیر شاہد مبلغ اکرا۔ گولڈ کوسٹ افریقہ۔
۳۰- نور عالم خانصاحب دھوبیا ضلع مردان۔
۳۱- شیخ عبدالغنی صاحب پریذیڈنٹ نوشہرہ ۔۔۔ ضلع سیالکوٹ۔
۳۲- آسیہ خاتون صاحبہ اہلیہ محمد سالم صاحب برکھوپتی ضلع دربھنگہ بہار۔
۳۳- اہلیہ منشی عطاء الرحمٰن صاحب ۔۔۔
۳۴- محمد سلیم صاحب متعلم بی۔ اے برادر زادہ مہر نور سلطان صاحب وکیل گمسیانہ۔
۳۵- غلام اکبر متعلم بی۔ ایس۔ سی انجینئرنگ برادر زادہ مہر نور سلطان صاحب وکیل گمسیانہ۔
۳۶- چوہدری ولی محمد صاحب رانجھا۔ انجوہ ضلع سرگودھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے چند تازہ رؤیا و کشوف

(۱)

دیکھا کہ ایک مکان میں ہوں ۔ جو مقبرہ بہشتی کی طرف ہے ۔ اس کے باہر ایک وسیع مسجد ہے ۔ میں گھر سے نکلا ۔ اور ارادہ کیا ۔ کہ قادیان میں مسجد مبارک کی طرف جاؤں ۔ مسجد کے سامنے وسیع صحن دیکھا ۔ جس کے آگے کچھ سایہ دار درخت بھی ہیں ۔ ایک شخص چست لباس میں کھڑا ہے ۔ گویا پہرے دار ہے ۔ میں اس کے پاس سے ہو کر مقبرہ بہشتی اور مسجد مبارک کے درمیان کی سڑک پر چل پڑا ۔ میرے اُدھر جانے پر وہ شخص جو پہرے دار کے طور پر کھڑا ہے ساتھ چل پڑا ۔ میں نے اس کے پاؤں کی آہٹ سُنکر خوشی محسوس کی کہ اس نے خطرہ کا احساس کیا ہے ۔ اور حفاظت کے لئے ساتھ چل پڑا ہے ۔ حالانکہ میں نے اسے کچھ نہیں کہا ۔

جب میں چلتے ہوئے اس مقام پر پہونچا ۔ جہاں دار الضعفا تھا ۔ اور جس کے آگے ایک پل بنا ہوا تھا ۔ تو میرے پیچھے سے آکر ایک شخص نے حملہ کرنا چاہا ۔ مجھے آہٹ آگئی ۔ اور میں نے مُڑ کر اس پر سوٹی کا جو میرے ہاتھ میں تھی وار کیا ۔ اتنے میں ایک دوسرا آدمی آگیا وہ بھی حملہ کرنا چاہتا ہے میں نے اس پر بھی وار کیا ۔ اور میں نے دیکھا کہ وہ لُولا لنگڑا ہے ۔ یا یہ کہ میرے وار پر لُولا لنگڑا ہو گیا ہے ۔ بہرحال وار سے بچنے کے لئے وہ عجیب طرح اپنے مڑے ہوئے ہاتھ اور اپنا بدنما جسم مروڑتا ہے ۔ جو مضحکہ خیز معلوم ہوتا ہے اتنے میں وہ پہرے دار یا اور کوئی احمدی آگیا ۔ اور ان حملہ آوروں کو ہٹانے لگا ۔ (ممکن ہے اس خواب سے ان دو شخصوں کی طرف اشارہ ہو ۔ جو حملہ کی نیت سے ناکام آباد گئے تھے ۔ اور جن کے متعلق قوی گمان کہ شبہ (یعنی کہ مودودی پارٹی سے ان کا تعلق تھا)

(۲)

میں نے دیکھا کہ قادیان میں ایک نیا لنگر خانہ بنا ہے ۔ نہایت وسیع اور شاندار میں اس کے معائنہ کے لئے گیا ہوں ۔ سامان کا کمرہ اتنا وسیع ہے کہ بندرگاہوں کے بڑے گودام بھی اس کے سامنے ہیچ معلوم ہوتے ہیں کوئی دو اڑھائی سو گز وہ چوڑا کمرہ ہے ۔ سامان کو گرد و غبار سے بچانے کے لئے چھت سے زنجیروں سے بندھے ہوئے چھٹے لٹکے ہوئے ہیں ۔ جن پر اجناس کی بوریاں دھری ہیں ۔ شائد لاکھوں کی ضیافت کا سامان ہے ۔ اس کے علاوہ دو تنگ تنوروں اور چولہوں کے لئے جگہ بنی ہوئی ہے اور دیگر اشیاء کے سٹور ہیں ۔ ایک بڑے قصبہ کے برابر وہ لنگر خانہ ہے ۔ اُس وقت میں کہتا ہوں ۔ کہ موجودہ ضرورتوں کے مطابق میں نے یہ لنگر خانہ بنوایا ہے ۔ جب ضرورت بڑھ جائے گی ۔ میں اسے اور بڑھا دوں گا ۔ اس وقت معاً مجھے خیال آیا ۔ کہ اور جگہ کہاں ہے ۔ مگر پھر ذہن میں آیا ۔ کہ اور جگہ ہے ۔ اور اس لنگر کو اس طرف بڑھایا جا سکتا ہے

(۳)

میں نے دیکھا کہ حضرت ام المومنین بیمار ہیں ۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کا آخری وقت ہے ۔ اس وقت میں ان کے پاس آیا ۔ اور میں نے کہا کہ اماں جان اس وقت جماعت پر نازک وقت ہے ۔ آپ اللہ تعالےٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے ۔ حضرت ام المومنینؓ نے اپنا ہاتھ بڑھایا ۔ جس طرح مصافحہ کے لئے بڑھاتے ہیں ۔ اور میں نے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا ۔ تب آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ تمہارا حافظ ہو ۔ اس پر میں نے کہا کہ اماں جان دعا کریں ۔ اللہ تعالےٰ ساری جماعت کا حافظ ہو ۔ اس پر انہوں نے پھر کہا اللہ تعالےٰ تمہارا حافظ ہو ۔ اللہ تعالےٰ تم سب کا حافظ ہو ۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی ۔ (گذشتہ اگست کی رؤیا ہے)

(۴)

میں نے دیکھا کہ مولوی محمد علی صاحب آئے ہیں ۔ اور مجھے کہتے ہیں کہ اگلے جہان میں مجھے فرصت ملی ۔ اور میں نے آپ کی کتاب دعوۃ الامیر پڑھی ہے ۔ اور حوالوں کا مقابلہ کیا ہے ۔ میں نے کئی بار اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے ۔ اور نئے نئے مطالب مجھ پر کھلے ہیں ۔ (دسمبر یا جنوری کی رؤیا ہے)

(۵)

میں نے دیکھا کہ میں ایک جگہ ہوں ۔ اور مولوی محمد علی صاحب کے گھر سے وہاں آئے ہیں اور مجھ سے پوچھتے ہیں ۔ کہ انجمن نے داشاعت اسلام (انجمن) ایک ریزولیوشن پاس کر کے مجھے بھجوایا ہے ۔ کیا ان کو ایسا حق حاصل ہے ۔ میں نے کہا کہ یہ قانونی سوال ہے ۔ اور میں قانون سے ناواقف ہوں ۔ اس لئے میں تو جواب نہیں دے سکتا ۔ اس وقت خواجہ نذیر احمد صاحب خلف خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم بھی جو میرے پاس کھڑے ہیں ۔ انہوں نے موصوفہ کی بات سُن کر فوراً اپنے کوٹ پر ہاتھ مارا ۔ اور اس میں سے کاغذ کے ہلنے کی آواز آئی ۔ اس وقت میں نے سوچا ۔ کہ شائد ان کے پاس بھی اس ریزولیوشن کی نقل آئی ہے ۔ اور انہوں نے تسلی کرنی چاہی ہے کہ آیا وہ کاغذ محفوظ ہے یا نہیں ۔ (مئی ۱۹۵۲ء کی رؤیا ہے)

(۶)

میں نے دیکھا کہ میں انکوائری کمیشن کے ہال میں ہوں (گواہی کے بعد کی رؤیا ہے) اس وقت مجھ پر پیچھے سے ایک شخص نے حملہ کیا ہے ۔ اور میں گیا ہوں ۔ اس کا نام میں جانتا ہوں ۔ مگر میں سمجھتا ہوں ۔ کہ اس کے ساتھ کوئی اور آدمی بھی ہے ۔ اُسے میں نہیں جانتا ۔ مگر قیاس سے اس کا نام تجویز کرتا ہوں ۔ حملہ آور نے یہ دیکھ کر کہ میرے حملہ سے یہ مرے نہیں

بھاگ کر کوئی اور ہتھیار لانا چاہا۔ اور مجھے چھوڑ کر پیچھے ہٹا۔ تب میں اٹھ کر تیزی سے ایک دروازے کی طرف گیا۔ اور اس دروازہ سے باہر آکر دروازہ بند کر کے چند اینٹوں پر جو باہر لگی ہوئی ہیں بیٹھ گیا۔ لیکن جگہ اتنی چھوٹی ہے۔ کہ میں لٹکا ہؤا ہوں۔ سامنے ایک پولیس کا افسر ہے۔ اس نے آنکھ سے ایک اور شخص کو جو وکیل معلوم ہوتا ہے اشارہ کیا۔ کہ ذرا ان کی نگرانی رکھو۔ اتنے میں مجھے معلوم ہؤا۔ کہ عدالت میں میرے اس طرح نکلنے پر ہتک عدالت کا سوال اٹھایا گیا ہے۔ اور شیخ بشیر احمد صاحب اس اعتراض کا جواب دے رہے ہیں۔ مجھے ان کی آواز آئی کہ وہ کہہ رہے ہیں۔ کہ میرے موکل پر اس عدالت میں حملہ کیا گیا۔ اور اسے گرا دیا گیا۔ مگر جب وہ اپنی حفاظت کے لئے کمرہ سے باہر نکل گیا۔ تو اسے ہتک عدالت کا نام دیا جاتا ہے جب ان کی یہ آواز آئی تو اس پولیس افسر نے جو میرے سامنے بیٹھا تھا پھر آنکھ سے دوسرے شخص کو اشارہ کیا جس کا میں یہ مطلب سمجھا کہ اب ان کی نگرانی کی ضرورت نہیں۔ اس وقت میں اتر کر بازار میں چل پڑا ہوں تاکہ گھر جاؤں۔ وہ شخص جسے پولیس افسر نے میری نگرانی پہ مقرر کیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے وکیل ہے۔ اور شریف الطبع ہے۔ وہ میرے ساتھ چل پڑا۔ مگر نیک نیتی سے یعنی میری حفاظت کی نیت سے۔ کچھ دور چلنے پر مجھے معلوم ہؤا۔ کہ کچھ اور احمدی ساتھ ہیں اور آگے آگے چل رہے ہیں۔ میں نے اس کھلی جگہ پہونچ کر یہ خیال کیا۔ کہ لوگ اس شخص کو میرے ساتھ دیکھ کر اس کے مخالف ہو جائیں گے اسے کہا کہ آپ جائیں۔ ہم لوگ تو ایسی مخالفت کے عادی ہیں۔ آپ کو میرے ساتھ دیکھ کر لوگ آپ کے مخالف ہو جائیں گے۔ اس پر وہ شخص حقارت کی ہنسی ہنسا۔ اور کچھ ایسی بات کہی کہ میں حق کے لئے لوگوں کی مخالفت کی پرواہ نہیں کرتا۔ چونکہ آپ کو خطرہ ہے۔ اس لئے میں ساتھ ہوں۔ تھوڑی دور سڑک پر چل کر شہر کی گلیاں آگئیں۔ اور میں چند دوستوں کے ساتھ اُدھر کو مڑ گیا۔

(یہ رؤیا حملہ سے ایک ماہ پہلے کی ہے۔ اور بعض دوستوں کو سنا دی گئی تھی۔ اس وقت جو لوگ مسجد میں تھے۔ انہوں نے بتایا کہ حملہ کے معًابعد ایک شخص مسجد سے نکل کر بھاگا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حملہ آور کا کوئی اور ساتھی بھی تھا۔ جو نتیجہ کی رپورٹ لینے کے لئے ساتھ آیا تھا۔ یا آگ بھجوایا گیا۔ جب اس نے دیکھا کہ حملہ پوری طرح کامیاب نہیں ہؤا۔ تو وہ بھاگا۔ اس کے بعد بعض دوستوں نے رپورٹ کی کہ ایک جیپ جس میں کچھ مودودی لوگ تھے چنیوٹ کے پاس کھڑی ہوئی دیکھی گئی۔ جو حملہ کے ایک گھنٹہ بعد وہاں سے لاہور کی سڑک پر روانہ ہو گئی۔ بعض واقف کاروں نے یہ بھی بتایا۔ کہ حملہ آور کے تعلقات بعض مودودی مولویوں سے بھی تھے) ۔

ولادتیں (۱) اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کے ہاں مورخہ ۹/۴ کو بچی تولد ہوئی حضرت اقدس نے بچی کا نام سلیمہ بیگم نام تجویز فرمایا (احمد حسین درویش قادیان) (۲) میرے خالو مکرم عبدالحی صاحب حیدرآبادی کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بچی عطا فرمائی حضور ایدہ اللہ نے عزیزہ کا نام منیرہ بیگم تجویز فرمایا۔ عزیزہ محترم سیٹھ معین الدین صاحب بنت کی نواسی ہے [illegible] (محمد بشیر حیدرآبادی جامعۃ المبشرین ربوہ) احباب کرام سے [illegible] کے نیک و خادم دین بننے اور عمر ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جناب ٹھاکر کرم سنگھ صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کیطرف سے

منعقدہ پریس کانفرنس

گورداسپور ۲۸ اکتوبر۔ جناب ٹھاکر کرم سنگھ صاحب ڈپٹی کمشنر نے ۲۴ ستمبر کو ضلع کا چارج لیا ہے۔ نمائندگان پریس سے تعارف کے لئے آپ نے اولین فرصت میں موقعہ نکالا۔ یہ کانفرنس آپ کی کوٹھی پر منعقد ہوئی۔ جہاں نمائندگان نے آپ کو خوش آمدید کہتے ہوئے آپ سے نیک توقعات کا اظہار کیا۔ آپ نے نمائندگان کی چائے وغیرہ سے تواضع کی۔ دوران کانفرنس آپ از راہ کرم خاکسار (اسسٹنٹ ایڈیٹر بدر) سے افراد جماعت احمدیہ قادیان کی تعداد۔ ان کی خیریت اور ان کی اقتصادی حالت کے کوائف دریافت فرماتے رہے۔ صاحب موصوف ہمدرد خواہ و تجربہ کار ہیں اور امید ہے ضلع ہذا کو آپکی آمد سے بہت فائدہ حاصل ہوگا

کمیونسٹ اخبار ہمیشہ ہی حکومت کے خلاف لکھتے رہتے ہیں لیکن سیلاب زدگان کو فوری امداد کے سلسلہ میں جس تندہی سے آپ نے کام کیا ہے اس کی ایک کمیونسٹ اخبار معترف ہوئے بغیر نہیں رہ سکا۔ اور اس نے آپکے کام کی بہت تعریف کی ہے ۲۴ ستمبر کو آپنے طوفان باد و باراں میں ضلع کا چارج لیا۔ معدودی قریباً ۱۲ صد دیہات سیلاب کی زد میں آگئے۔ آپ نے حکومت پنجاب کو فون کر کے اور ذاتی میناءات بھیج کر کشتیوں کا انتظام کیا۔ اور ہوائی جہاز پر کمشنر کے ہمراہ علاقہ کا دورہ کیا۔ تھا رماچیاں کی طرف کا علاقہ سمندر بن چکا تھا بہتر دیہات کی اراضی دریا برد ہو چکی تھی۔ اور دیہات سلطان پور بھٹان۔ کنڈل۔ بھڈیال۔ طور۔ بھمی پک۔ نکا۔ رامپور۔ جیجہ۔ کالو پور ہنگل ڈلہ۔ ٹھٹھہ۔ سباگہ۔ بکلی پور۔ کھانہ کے مکانات اکثر صفحہ ہستی سے مٹ گیا تھا ۲۵ ستمبر کو آپ نے نہ صرف خود ہی بہت سے مقامات پر پہنچنے کی کوشش کی جہاں آپ گھوڑوں پر بھی اور پیدل بھی سفر کرنا پڑا بلکہ مستعدہ پارٹیاں دیہات میں ایک مجسٹریٹ کی نیابت میں امداد کیں۔ پہلے فوراً جس قدر روپیہ کی چائے۔ تیل اور دیا سلائی تقسیم کی گئیں۔ اور پھر چار من بھنے چنے پانچ من روٹیاں اور صدہا من آٹا تقسیم کیا گیا۔ آٹے کے لئے مختلف مقامات پر سات ڈپو کھول دیئے گئے تھے کشتیوں کے ذریعہ آمدورفت اور رسل و رسائل کا سلسلہ جاری کیا گیا۔ دریا کے ورے کے قریباً سارے علاقہ کی دیکھ بھال مکمل کر لی گئی ہے۔ صرف چند ایک جگہ تک پہنچنا ابھی تک ناممکن ہے۔ البتہ جو علاقہ دریا کے پار اور بارڈر کے پاس ہے وہاں کو پی۔ اے۔ پی کو ہدایت کی گئی ہے کہ گھوڑ سوار بھیجکر تمام دیہات کے کوائف وائرلیس کے ذریعہ بھجوائیں لیکن بعض دیہات میں پہنچنا ابھی تک انکے لئے ممکن نہیں۔

آپ نے بتایا کہ علاقہ دریا آب میں فصلیں بالکل تباہ ہو گئی ہیں۔ اور چارہ کی سخت کوقت ہے۔ دس گاڑی کا چارہ اور دو لاکھ روپیہ تقاوی اور پچیس ہزار روپیہ بطور امداد میں نے طلب کیا تھا۔ تاحال پچاس ہزار روپیہ تقاوی کی اجازت ملی ہے۔ چنانچہ نئی بیج کے لئے پچاس روپے اور چارہ کے لئے پچاس روپے تقسیم کے لئے دیئے ہیں۔ اور دیہات (باقی صلہ پر)

مخلصین جماعت سے اپیل

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک اہم ارشاد گرامی کی تعمیل میں ہندوستان میں تبلیغی ضروریات کی کمی کو پورا کرنے کے لئے مرکز کو چند ایسے میٹرک پاس یا ایف۔ اے پاس نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو اپنے اندر سلسلہ کا درد اور تبلیغی شوق رکھتے ہوں۔ اور دینی تعلیم حاصل کرنے کی استعداد رکھتے ہوں۔ انہیں ہندوستان کے بڑے بڑے مراکز دہلی۔ کلکتہ۔ بمبئی وغیرہ میں تجربہ کار مبلغین کی معیت اور نگرانی میں رکھ کر دینی و دنیوی اعلیٰ تعلیم دلانے کے علاوہ تبلیغ کی عملی ٹریننگ بھی دلائی جائے گی۔ اور پھر تبلیغی خدمات پر مامور کر دیا جائے گا۔ واقف زندگی اور غیر واقف ہر دو درخواستیں دے سکتے ہیں۔ واقفین زندگی کو ترجیح دی جائے گی۔

جماعتہائے ہند کے جملہ پریذیڈنٹ صاحبان۔ امراء مقامی۔ صوبائی امراء اور سیکرٹریان تبلیغ اپنے حلقہ ہائے عمل اور حلقہ ہائے رسوخ میں اس کے لئے پرزور تحریک کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

اسبارہ میں خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کی جائے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان۔ پنجاب انڈیا۔

تبلیغ اسلام

دُنیا میں تبلیغ اسلام جلسوں اور ملاقاتوں کے ذریعہ پیغام حق کی اشاعت

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام ہالینڈ مشن کی طرف سے ماہ مئی۔ جون جولائی کی جو تبلیغی رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ اُس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ہیگ شہر میں دو تبلیغی جلسے منعقد کئے گئے۔ جن میں سے پہلے ایک میں ڈاکٹر (ڈی) یونگ نے "اسلام اور پروٹسٹنٹ ازم" کے موضوع پر عالمانہ تقریر کی۔ ڈاکٹر صاحب اگرچہ ابھی تک بظاہر مسلمان نہیں۔ مگر اسلامی عقائد سے متفق ہیں۔ اس تقریر میں آپ نے مسئلہ جہاد پر بھی بحث فرمائی۔ اور صلیبی جنگوں کے زمانہ کے بعض مصنفین کے اقوال پیش کئے جن میں اُنہوں نے مسلمانوں کے حسن سلوک اور مذہب کے لئے قربانی اور اسلامی عبادت کی حقیقت کا اقرار کیا ہے۔ آپ نے بتایا کہ موجودہ زمانہ میں بہت سے غلط خیالات جو اسلام کے متعلق پھیلے ہوئے تھے۔ اب مصنفین آہستہ آہستہ ان سے رجوع کرتے جا رہے ہیں۔ اور بعض اس حد تک بھی پہنچ چکے ہیں کہ وہ پیغمبر اسلامؐ کو خدا کا نبی مانتے ہیں۔ اور ان کے کارناموں کا علی الاعلان ذکر بھی کرتے ہیں۔

ایک اور جلسہ میں "احکام شرعی کوئی بوجھ نہیں ہیں" کے موضوع پر برادرم داجا خان کا ڈون (Van Kan) نے عالمانہ بحث کی۔ اور بتایا کہ شریعت اسلام نے جو احکام دیے ہیں ان میں کسی قسم کا جبر نہیں۔ وہ سب عین فطرت انسانی کے مطابق ہیں۔ اسلام ہر حکم کی حکمت اور ضرورت پر بھی بحث کرتا ہے۔ ان پر عمل کرنے میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے۔

علاوہ ازیں ایک جلسہ ایمسٹرڈم میں کیا گیا جس میں مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر مبلغ ہالینڈ نے اسلامی عقائد کا عیسائی عقائد کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے بتایا کہ عیسائیت ابتدائی زمانہ کے لئے تھی اب جب نسل انسانی ترقی کرتے کرتے دماغی لحاظ سے اپنی تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔ وہ تعلیم فائدہ مند نہیں۔ اب اسلام کی تعلیم ہی ہماری راہنمائی کر سکتی ہے

بمقام آرنہم میں بھی کچھ لوگ اسلام میں کافی دلچسپی لے رہے ہیں۔ وہاں بھی دو جلسوں کا انتظام کیا گیا۔ جس میں اسلامی تعلیم کی خوبیوں پر مفصل بحث کی گئی۔ حاضرین نے نہایت دلچسپی سے سنا۔

جملہ تقاریر کے بعد حاضرین کو سوالات کا موقعہ دیا جاتا رہا۔ جس سے سامعین کی تقریر سے خاص دلچسپی کا ثبوت ملتا ہے۔

عید الفطر عید الفطر کے موقعہ پر کافی احباب تشریف لائے مولوی ابوبکر صاحب فاضل نے عید کی نماز پڑھائی خطبہ میں روزوں کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے بتایا کہ روزے انسان کی روحانی ترقی میں ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔ اس سے انسان اپنے نفس پر قابو پانے کی مشق کرتا ہے۔ اس موقعہ پر ہیگ کے متعدد بااثر اخباروں کے نمائندے بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ جن کے ساتھ مختلف مسائل پر گفتگو ہوئی بعض اخباروں میں عید کے متعلق مختصر مقالہ جات بھی شائع ہوئے۔

انفرادی تبلیغ علاوہ جلسوں کے انفرادی تبلیغ کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ اللہ کے فضل سے انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ زیر تبلیغ احباب کے ساتھ تعلقات زیادہ مضبوط ہوتے ہیں۔ اور اس طرح زیر تبلیغ احباب میں اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے اور زیادہ جستجو پیدا ہوتی ہے

جماعت کی تعلیم تربیت تبلیغ کے علاوہ جماعت کی تعلیم و تربیت کی طرف بھی توجہ کی جاتی رہی احباب جماعت کو نماز باترجمہ۔ قرآن کریم ناظرہ کے اسباق دیئے جاتے رہے۔ ریڈیو شریف میں روز قرآن کریم کا درس دیا جاتا ہے جس میں زیر تبلیغ احباب بھی شریک ہوتے ہیں۔ اس درس کا طریق یہ ہے کہ پہلے عربی تلاوت کی جاتی ہے۔ پھر ڈچ ترجمہ پڑھا جاتا ہے۔ اور پھر مختصر تفسیر کی جاتی ہے۔ اس کے بعد احباب کو سوالات کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس درس میں شامل ہونے والوں کی دلچسپی بڑھتی جا رہی ہے۔

خاص تقریب ایمسٹرڈم میں ایک میوزیم ہے۔ جس میں مشرقی ممالک سے تعلق رکھنے والے مذاہب کے لئے بھی جگہ رکھی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے اسلام کے متعلق بھی پبلک کو معلومات بہم پہنچانے کی غرض سے ایک کمرہ مخصوص کیا ہے۔ جس میں مسجد کا نقشہ۔ ممبر اور محراب کے علاوہ یہ بھی دکھلایا گیا ہے۔ کہ نماز کس طرح پڑھتے ہیں۔ اور مسجدوں میں قرآن مجید کی تعلیم کس طرح دی جاتی ہے مختلف عربی رسوم الخط بھی دکھلائے گئے ہیں۔ قرآن مجید کے ڈچ زبان میں جو مختلف تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ ان کی ایک ایک کاپی بھی موجود ہے اور ہمارے ترجمہ ڈچ کی کاپی بھی موجود ہے اس کے افتتاح کے موقعہ پر ہمیں بھی دعوت نامہ موصول ہوا۔ چنانچہ مولوی ابوبکر صاحب فاضل چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین جو اس وقت ہالینڈ میں موجود تھے۔ اور خاکسار رتقریب میں خصوصیت کے لئے گئے۔ وہاں کئی دوستوں سے واقفیت پیدا کرنے کا موقعہ ملا۔ مکرم ظفر صاحب نے کمرہ اسلامیات میں قرآن مجید کی تلاوت بھی کی جسے حاضرین نے بہت پسند کیا۔ اس کی تقریب اس طرح پیدا ہوئی۔ کہ منتظمین نے حاضرین کو تبلانے کے لئے کہ تلاوت قرآن مجید کس طرح کرتے ہیں ایک ریکارڈ حاصل کیا ہوا تھا۔ جو کہ اتنا صاف نہیں تھا۔ اس پر ظفر صاحب نے ناظمین سے کہا کہ وہ تلاوت کر سکتے ہیں اگر اجازت ہو۔ تو اس پر انہیں تلاوت کا موقعہ ملا۔ انڈونیشیا کے ایک اخبار کے نمائندہ سے بھی تعارف پیدا ہوا۔ اور بعد میں وہ ہمارے پاس بھی تشریف لائے اور معلومات حاصل کیں۔

ترجمہ قرآن مجید ڈچ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا ڈچ ترجمہ ہالینڈ میں مقبول ہوا ہے۔ اکثر لوگوں نے اس کی تعریف کی ہے۔ اور بعض نے خطوط کے ذریعہ بھی اس کامیابی پر مبارکباد پیش کی ہے۔ ایک دوست کا انڈونیشیا سے خط آیا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ ترجمہ انہیں بہت پسند آیا ہے اس لئے بھی کہ زبان کی سلاست کے علاوہ مضمون بھی واضح طور پر اس میں پیش کیا گیا ہے بہت سے مقامات جو پہلے استادوں کے ذریعہ بھی سمجھ نہیں آتے تھے۔ اب اس ترجمہ کو پڑھنے سے صاف طور پر سمجھ میں آ جاتے ہیں۔

اسی طرح اور بھی بعض دوستوں نے اظہار کیا ہے۔ ایک اخبار کے نمائندہ دیر سے مطالعہ کر رہے ہیں۔ اور عربی بھی جانتے ہیں وہ اس پر تنقیدی مقالہ لکھنے میں مشغول ہیں۔ انہوں نے باتوں باتوں میں بتایا کہ اب تک جتنے ڈچ میں تراجم شائع ہوئے ہیں یہ ترجمہ سب سے اچھا ہے۔ اور اس پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ عام پبلک نے اپنی دلچسپی کا اظہار عملی طور پر کیا ہے۔ جس کا ثبوت ترجمہ کی فروخت کی رفتار سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریباً دو ہزار کاپی پبلشر بھجوا چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے اور زیادہ مقبول فرمائے۔

اشاعت رسالہ الاسلام شائع کر کے بکعد احباب کے نام بھجوا دیا گیا۔ برادرم مکرم مسٹر ولیسون نے اس کی تیاری میں خاص دلچسپی کا اظہار کیا۔ مولانا شمس صاحب کی کتاب "مسیح کہاں فوت ہوئے" کا ترجمہ محترمہ ناصرہ زمرمن نے کیا۔ اور ڈاکٹر (ڈی) یونگ نے اس پر نظر ثانی کی۔ انشاء اللہ دسمبر تک شائع ہو جائے گا۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام اور اسلامی اصول کی فلاسفی کے تراجم تیار ہو رہے ہیں۔

قرآن مجید اور قرآنی اخلاق کے موضوع پر ایک مختصر سا رسالہ تیار کیا گیا۔ امید ہے کہ ایک پبلشر عنقریب اسے شائع کر دیں گے۔ اور اس طرح سے وسیع پیمانہ پر لوگوں تک پہنچ جائے گا۔ مولانا ابوبکر صاحب ایک کتاب کا ترجمہ ڈچ سے انڈونیشین میں پروفیسر دریوس کے ساتھ مل کر کرتے رہے۔ یہ کتاب اسلامی فقہی مسائل کے متعلق ہے جو ایک پبلشر شائع کروانا چاہتے ہیں۔

نائیجیریا میں تبلیغ اسلام انچارج مشن نائیجیریا نے نصرۃ الاسلامیہ ہال لیگوس میں "اسلام دنیا کی تہذیب میں" پر لیکچر دیا۔ آپ نے بتایا کہ مسلمان ہی وہ لوگ تھے جنہوں نے بڑی بڑی تعلیمی درسگاہیں قائم کیں۔ مختلف لائبریریاں کھولیں۔ جہاز رانی میں کمال حاصل کیا۔ طب کے فن میں حیران کن ترقی کی۔

تقریباً دو سال سے نائیجیریا میں علی الصبح ریڈیو پر تلاوت قرآن کریم اور ہفتہ میں ایک بار انگریزی میں ترجمہ و تفسیر کی جاتی ہے جس پر پسندیدگی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اس کے لئے بعض خطوط بھی موصول ہوئے۔

آئندہ سال نائیجیریا کے مغربی علاقہ میں جبری تعلیم کا طریق شروع ہو رہا ہے۔ اور تمام سکولوں کے اخراجات کی ذمہ واری گورنمنٹ پر ہو گی۔ اس سکیم کے زیر اثر سب سے بڑی دقت یہ ہے کہ مسلمانوں کے سکولوں میں دینیات پڑھانے کا کوئی انتظام نہ ہو سکے گا۔ اس لئے اس مشکل کو حل کرنے کے لئے مسلمان سکولوں کے پروپرائیٹرز کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں احمدی نمائندے بھی شریک ہوئے اور فیصلہ ہوا کہ گورنمنٹ سے پرزور اپیل کی جائے کہ وہ اب انتظام کرے۔

حسب معمول پندرہ روزہ میٹنگ ہوئی۔ ہفتہ وار اخبار ٹرتھ کی باقاعدہ اشاعت و ترسیل کا کام جاری رہا۔ ایک ماہ میں ۲۴ افراد حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

(الفضل ۲۸/۹/۵۶)

تنقیحات

سینکڑوں کے مقابل پر ایک اور وہ بھی ختم!!

جناب مولانا عبد الماجد صاحب دریا بادی نے اپنے ہفتہ وار اخبار صدق جدید میں زیر عنوان "سچی باتیں" کراچی کی ایک خبر نقل کر کے اس حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے۔ جس کے متعلق موجودہ زمانہ میں ملت بیضاء کے معتد بہ حصہ کو اپنے حق میں صرف خوش فہمی ہی تھی۔ وہ فرماتے ہیں:-

"کراچی سے ۲۸ر اگست کی خبر ہے۔ کہ مولانا عبد العلیم صدیقی میرٹھی ثم پاکستانی کا مختصر علالت کے بعد ۲۲ر اگست کے شب دوشنبہ کو مدینہ منورہ میں انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

دنیائے اسلام کے لئے یہ واقعہ ایک حادثہ عظیم کا درجہ رکھتا ہے۔ مرحوم اپنے قسم کے علماء میں شاید تنہا شخص تھے جو اپنی زندگی کو تبلیغ اسلام کے لئے اور وہ بھی بیرون ہند کے ممالک سیلون برما۔ ملایا۔ انڈونیشیا۔ مشرقی افریقہ۔ جنوبی افریقہ تک میں تو خود کو یورپ میں وقف کئے ہوئے تھے۔ اور برجستہ انگریزی تحریر و تقریر دونوں پر قادر تھے۔ اور جہاں تک طبقہ علماء کا تعلق ہے۔ تنہا انہیں کا نام قادیان اور لاہور کے جیسیوں احمدی مبلغین کے مقابلہ میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ . . . . . مرحوم کا علمی و روحانی تعلق دیوبند سے نہیں بلکہ بریلی کے مشہور و معروف سلسلہ رضائیہ سے تھا اور یہ اس حقیقت کا ایک مزید ثبوت ہے (جس کے اظہار کے لئے صدق بدنام ہے) کہ دین حق کی تبلیغ کا شرف کسی مخصوص خاندان یا ادارہ کی ملک نہیں۔ اور اللہ کا یہ دین ہرگز کسی بشری تحزب یا پارٹی کا پابند نہیں"

گو اخباری دنیا کے لئے خبروں میں سے یہ بھی ایک خبر ہی ہے۔ لیکن سوچنے والوں کے لئے ایک لمحۂ فکریہ ضرور ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

وکاین من آیۃ فی السموات والارض یمرون علیھا وھم عنھا معرضون۔ (یوسف ع ۱۲)

یعنی زمین و آسمان میں بے شمار قابل عبرت واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن عامۃ الناس اندھے گزر جاتے ہیں۔ اور اُن کی طرف توجہ نہیں کرتے کہ سبق حاصل کریں۔

اب اس خبر اور مولانا کی بیان کردہ تفصیل پڑھ کر سوچنے والے سوچیں اور غور کرنے والے غور کریں۔ کہ اگر تبلیغ حق اچھا کام ہے اور یقیناً اچھا ہے اور پھر اس کی توفیق پانی بھی خدا کے فضل کا باعث ہے۔ تو سوچیں کہ یہ کس جماعت کو حاصل ہے۔ اور اس کے متعلق آپ لوگوں کا کیا خیال ہے۔ اللہ تعالےٰ تو قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین . . . . . . وما یلقاھا الا الذین صبروا وما یلقاھا الا ذو حظ عظیم (حم سجدہ ع ۵)

یعنی اُس شخص سے بات کرنے میں اچھا کون ہے۔ جو مناسب پیرایہ میں لوگوں کو خدا کی طرف دعوت دیتا ہے۔ اور اس فریضہ کو احسن طریق پر سرانجام دیتا ہے۔ فی الحقیقت اس طور سے دعوت حق کی توفیق بڑے خوش نصیب ہی کو ملتی ہے۔

اب ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ تبلیغ حق کا فریضہ سرانجام دینے والا خدا تعالےٰ کے خاص فضلوں اور اُس کی برکات کا وارث ہے۔ اور بہت خوش نصیب ہے۔ لیکن ادھر یہ حال ہے کہ جو جماعت اس امر کا بیڑہ اٹھائے ہوئے ہے اُسے دائرہ اسلام سے خارج اور کافر قرار دیا جاتا ہے۔ اور کروڑوں کی تعداد میں "پکے" مسلمان ہوتے ہوئے بھی اس فضل الٰہی سے بے نصیب اور محروم ہیں۔

یہ تو ہوا عامۃ المسلمین کا جماعت احمدیہ کے مقابلہ پر تہی دست ہونے کا جرأت مندانہ اظہار اور قرآن کریم کی طرف سے جماعت احمدیہ کے لئے خوش نصیبی کا سرٹیفکیٹ۔ لیکن زیادہ تعجب کا مقام تو یہ ہے کہ یہی چیز جسے خدا تعالےٰ نے قابل ستائش قرار دیا ہے جناب مودودی صاحب کو برہم کر دینے کا موجب بنی اور وہ اُسے جماعت احمدیہ کے بارے میں قابل مواخذہ جرم قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ وہ اپنے مشہور رسالہ "قادیانی مسئلہ" کے صفحہ ۲۰ و ۲۱ پر فرماتے ہیں:-

"قادیانی مسلمانوں کے اندر مسلمان بن کر گھستے ہیں۔ اسلام کے نام سے اپنے مسلک کی اشاعت کرتے ہیں۔ مناظرہ بازی اور جارحانہ تبلیغ کرتے پھرتے ہیں . . . . . جس کی وجہ سے ان کے معاملہ میں ہمارے لئے وہ صبر ممکن نہیں جو دوسرے گروہوں کے معاملہ میں کیا جا سکتا ہے"۔

اب پڑھنے والے خود فیصلہ کر لیں کہ مولانا کس طرح جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی سے خائف ہیں۔ اور اس عبارت میں جس شکست خوردہ ذہنیت کا مظاہرہ ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ کیونکہ معقول طور پر تبلیغ کا مقابلہ جوابی تبلیغ ہی سے ہو سکتا ہے۔ مگر اس کا وجود عامۃ المسلمین میں مفقود ہے۔

بہر حال ہم سمجھتے ہیں کہ مولانا دریا بادی صاحب نے مودودی صاحب کے مقابل پر کمیں بلند کیریکٹر کا ثبوت دیا ہے۔ جو نہایت جرأت مندی سے حقیقت حال سے پردہ اٹھا دیا۔!!

قابلِ نفرت مگر باعثِ عبرت

"اگر مسلم عوام ہمت کر کے صاف صاف اعلان کر دیں کہ ہمیں کفر باز علماء کی قطعاً ضرورت نہیں، اگر وہ اپنا یہ شغل ترک نہ کریں گے تو ہم نہ تو ان کے وعظ میں شریک ہونگے اور نہ مذہب کے معاملہ میں ان پر اعتماد کریں گے تو یہ فتنہ آٹھ روز ہی میں ختم ہو سکتا ہے مگر حیرت ہے کہ مسلم عوام خود بھی پریشان ہوتے ہیں اور امت میں بھی انتشار پھیلاتے ہیں"

یہ الفاظ اُس تبصرہ کے ہیں۔ جو معاصر الجمعیۃ نے جمشید پور کی ایک خبر پر کیا۔ جو اُس جگہ کے بریلویوں اور دیوبندیوں میں ایک عجیب و غریب مگر قابل نفرت موضوع مناظرہ طے پانے پر کیا ہے۔ بقول معاصر مذکور مناظرہ کا عنوان یہ تجویز کیا گیا ہے کہ

"بریلوی خیال کے لوگ یہ ثابت کریں کہ دیوبندی علماء کی کتابوں میں سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی گئی ہے"!!

ہم معاصر کے تبصرہ اور ان کے مشورہ کے ساتھ سو فی صدی اتفاق کرتے ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ ان نام نہاد علماء نے جماعت احمدیہ اور اُس کے بانی کو بھی اسی تبر کا نشانہ بنایا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ امت مرحومہ پر تنزل کا دور ازل سے مقدر تھا۔ اس نے امم سابقہ کے قدم بقدم چلنا ضرور تھا۔ لیکن امم سابقہ سے امت مسلمہ کا ایک فرق نمایاں ہے جسے افسوس ہے کہ اس امت نے یکسر بھلا دیا اور وہ اس کی نشأۃ ثانیہ ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت تو دوبارہ ترقی سے گویا مایوس ہو چکی ہے۔ اور جو معدودے چند افراد اس کے قائل ہیں وہ اسے عام دنیا داروں کی سطح پر سوچتے ہیں۔ انہیں کبھی اس پہلو سے سوچ بچار کا موقعہ ہی نہیں ملا۔ کہ امتِ مرحومہ کی اصل بیماری کیا ہے۔ تا اصل تشخیص مرض کے بعد اس کے علاج کی طرف توجہ ہو سکے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام اپنے دور اول میں بھی محض روحانی اصلاح و تربیت کے ساتھ عروج کو پہنچا۔ اور آج بھی جب تک اس سبق کو دہرایا نہ گیا اس سے تنزل کے اسباب جُدا نہ ہونگے۔

اس موقعہ پر ہمیں ان لوگوں کے کوتاہ نظریہ پر ضرور افسوس آتا ہے۔ جو حکومت کی کرسی کے لئے تو ہاتھ پاؤں مارتے ہیں۔ اور اصلاح نفوس کے لئے ٹھوس جدوجہد سے غافل ہیں۔ بے شک ان کے پروگراموں میں خدمت خلق اور حب الوطنی کا حصہ دیکھنے میں آتا ہے۔ لیکن اس کی تہ میں ووٹ کا حصول اور حکومت کی ہوس کو پورا کرنا ہے ورنہ موجودہ وقت میں اصلاح نفوس کا ایک وسیع میدان ہے ان کا کام ہے۔ کہ خاموشی سے ٹھوس مساعی میں لگ جائیں۔

کیا ہمارے سامنے ہمارے ہی ملک میں وارد ہونے والے بیسیوں بزرگان کے حالات نہیں جنہوں نے اپنی روحانی قوت کے زور سے ملک کا نقشہ بدل دیا۔ ان کے پاس وہ کونسا اسم اعظم تھا کہ سنگلاخ زمینوں میں روحانیت کے سرسبز و شاداب کھیت لہلہانے لگے۔ بس یہی کہ وہ اسلام کی جیتی جاگتی تصویر تھے!!

مگر آج کا مدار المہام اس سے عاری ہے (اور اقتدار کی کرسی کو روحانیت پر مقدم سمجھتا ہے)!!

فاعتبروا وتدبروا یا اولی الابصار۔

(پریس کانفرنس بقیہ صک)

کیلئے مناسب مقامات کے انتخاب کے بعد مکانات کی تعمیر کے لئے بھی تعداد دی جائیگی۔ کل ۹۰ ادویات ایسے ہیں کہ جن میں سیلاب کے وباء وغیرہ کے پھیلنے کا اندیشہ ہو سکتا تھا۔ ۳۰ر ستمبر تک ان میں سے ۵۵ کے کنوؤں میں کلورین ڈالی اور اینٹی ملیریا ادویہ اور دوائیں تقسیم کئے۔ نیز ڈی ڈی ٹی بھی چھڑکی جا چکی تھی۔ چنانچہ ان احتیاطی تدابیر سے خاطر خواہ فائدہ ہوا ہے۔ ابھی تک ملیریا کے ایک کیس کی بھی ہونیکی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

آپنے فرمایا کہ میری تین تجاویز ہیں ایک تو یہ کہ چونکہ ان علاقوں میں سیلاب آتا ہی رہتا ہے۔ اسلئے مستقل طور پر کشتیاں بنا کر مثلاً گردہ اور بھیتیوں کے پتن وغیرہ پر رکھی جائیں تا بوقت ضرورت حمل و نقل وغیرہ کے کام آ سکیں۔ دوسرے ایسے اونچے مقامات انتخاب کئے جائیں جہاں تین تین میل تک کے لوگوں کیلئے Sacamanh Maaaa کے لئے جگہ دی جائے۔ وہاں مکان بنالیں۔ تیسرے جن علاقوں میں وہ صرف کام کیا کرتے اپنی اراضی تک جائیں لیکن اصل رہائش ان مقامات پر ہو تیسرے یہ کہ فصل۔ اندوختہ اور اناج بہہ چکا ہو۔ اراضی دریا برد ہونے کی وجہ سے ایک حصہ کوئی کام نہیں کر سکتا یا ایک حصہ جلد کاشتکاری سے فارغ ہو جائے گا۔ اسیطرح قریباً لہ ہزار افراد وقت مزید سے محروم رہیں گے ان کو یا تو منڈی گردہ میں کام دلایا جائے یا ضلع کی ترقیاتی منصوبوں میں ان کو کام دلایا جائے تا قوت خرید پیدا ہو سکے۔

رام لیلا

از مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر۔ قادیان

کامیابی و فتح کے بعد مسرت اور خوشی فطرتی امر ہے اس فطرتی تقاضا کا اظہار ہر فرد ہر خاندان اور ہر ملک اپنے اپنے دائرہ اور وسعت کے لحاظ سے کرتا ہے۔ مہذب دنیا اسے نہ صرف جائز بلکہ ضروری سمجھتی ہے۔ ایسی خوشی کی تقاریب نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دنیا کے سبھی ممالک میں منائی جاتی ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ دیگر ممالک کی تقاریب زیادہ ترملکی یا سیاسی ہوں۔ مگر ہمارے وطن بھارت میں منائی جانے والی تقاریب زیادہ تر مذہبی ہوا کرتی ہیں۔ اس کا بڑا سبب بھارت کا مذہبی رجحان ہے۔

آجکل ہمارے ہم وطن ہندو بھائی "رام لیلا" نام کا تہوار منا رہے ہیں۔ جو ۷ر اکتوبر ۱۹۵۷ء کو ختم ہو رہا ہے، رام لیلا میں ایک بہت بڑے انسان اور خدا تعالیٰ کے محبوب بندے کے حالاتِ زندگی قوم کے سامنے رکھے جاتے ہیں تاکہ ہمارے ہم وطن بھائی انسانیت کے اس بہتر نمونہ سے سبق حاصل کریں۔ جو شری رام چندر جی مہاراج کی صورت میں دنیا کے سامنے خدا تعالیٰ نے پیش فرمایا۔

شری رام چندر جی مہاراج راجہ دسرتھ والئے اجودھیا کے بڑے لڑکے تھے۔

"ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات"

چونکہ خدا تعالیٰ نے آپ کے سپرد دنیا کی اصلاح کا کام کرنا تھا اسلئے آپکو وہ تمام قویٰ اور اوصاف عطا کئے گئے جن کا ایک اوتار کے وجود میں پایا جانا ضروری تھا۔ ظاہری طاقت و قوت اور شان و شوکت کے ساتھ حلم۔ انکساری۔ قوت برداشت۔ صبر۔ استقلال۔ رحم محبت۔ وفا۔ غیرت۔ فہم و ذکا بصیرت اور الٰہی نور بھی عنایت کئے گئے۔

باپ کے عہد کو پورا کرنیکے لئے اس زمانے میں چودہ برس جنگلات میں گذارے جبکہ جنگلات موت کا گھر سمجھے جاتے تھے۔ آپ اسی کس مپرسی کی حالت میں توحید پرستوں۔ خدا کے بھگتوں اور مظلوموں کی مدد کرتے رہے۔ دشٹوں اور پاپیوں کا ناش کرتے رہے۔ عورت ذات کی عصمت بچانے اور جنکی لاج رکھنے کیلئے آپنے وہ معرکۃ الآرا جنگ کیا جسکی یاد تازہ کرنیکے لئے ہرسال رام لیلا منائی جاتی ہے۔ آپ کے بالمقابل مسلح، پُرشوکت و ہیبت مشہور راجہ راون تھا لیکن آپ زہد و تقویٰ کے مجسم بجاری بنباس کی حالت میں تھے۔ خدائی سامان آپ کی تائید میں لگ گئے۔ اور آپنے باوجود قلیل سامانوں کے آخر شاندار فتح پائی کیونکہ ایشوری قانون اٹل ہے جیسے قرآن پاک نے ان الفاظ میں بیان کیا "لاغلبن انا ورسلی"

یعنی ایشور داس کے اوتاروں کی ہی جے ہوتی ہے شری رامچندر جی کے متعلق جس قدر رمائن کے مطابق

پستک کا لٹریچر شائع ہوا ہے۔ اس میں آپکو "مریادا پرشوتم" کے رنگ میں بیان کیا گیا۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ بھاگوت گیتا اگر قولی و شغل تلقین ہے تو پیارے رام کا جیون گیتا کی عملی تفسیر ہے۔ وید دین یا دیگر دھارمک گرنتھوں کا عملی نمونہ رام کی زندگی ہے۔ گویا شری رام کا پوتر جیون بھارتیہ سنسکرتی تہذیب و تمدن اور مذہبی کتب کا نچوڑ ہے۔

ہرسال یہی رام لیلا ہیں اس بزرگ اور مقدس اوتار کے حالاتِ زندگی سنائے جاتے ہیں۔ اور ڈرامیٹک کے ذریعہ عملی طور پر رام لچھمن راون وغیرہ کو سٹیج پر لایا جاتا ہے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ شری رام کی "رام لیلا" سے وہ فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔ جو اٹھانا چاہیئے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ بعض جگہوں پر تو "رام لیلا" محض دل بہلاوا اور تفریح کا سامان بن کر رہ جاتی ہے۔ آج شری رامچندر جی کی زندگی سے وعدہ وفائی کا سبق نہیں لیا جاتا۔ حالانکہ سنسار میں امن و شانتی کا گر یہی وعدہ وفائی ہے۔ آج بھی بھائی بند موجود ہیں۔ مگر رامچندر اور لچھمن جیسے بھائی نظر نہیں آتے۔ وہ پریم۔ وہ تیاگ۔ وہ قربانی جو انہوں نے پیش کی۔ اس کا نمونہ آج مفقود ہے۔ سیتا اور ارملا جیسی دیویاں جو بھارت کی زینت تھیں ان کو آج بھارت ترس رہا ہے۔ مریادا پرشوتم رام کے حسن عمل تو قصہ پارینہ ہوتے جاتے ہیں۔ ہاں صفات رذیلہ جن سے روکا گیا تھا۔ ان میں ترقی ہوتی جاتی ہے۔ راون کو ہرسال دسہرہ کے روز اس کے پیٹ میں گولے بھر کر آگ لگا کر جلاتے ہیں۔ مگر راون ہے کہ باوجود مارنے کے نہیں مرتا۔ راون کی طرح پرائی (بیگانہ) استری پر نظر بد ہے تکبر و غرور۔ بے ایمانی زندگی کا سہارا ہیں۔ غرضیکہ کون سی راون کی خصلت ہے۔ جو ہمارے دیش واسیوں نے مجموعی طور پر چھوڑ دی حقیقت یہ ہے کہ آج ایک راون نہیں بلکہ سینکڑوں راون زندہ ہیں۔ مگر ان کو راستے پر لانے کے لئے شری رام جیسا نظر نہیں آتا سنسار کے انیکوں۔ لاکھوں۔ پاپیوں اور ان نماد رندوں کو گیان مارگ پر چلانے کے لئے شری رامچندر جیسے کامل انسان کی اشد ضرورت ہے بھارت کا اتہاس اس بات کا شاہد ہے۔ کہ

جب جب ہوت ارشٹ اپارا

تب تب دہ دھرم اتارا

جب کبھی بھی پاپ بڑھ جاتا ہے۔ اور ظلم و ستم اور بے دھرمی کا غلبہ ہوتا ہے۔ تب ایسے سمے میں شری رام جیسے اوصاف حمیدہ کے مالک اوتار کا جنم ہوتا ہے۔ وہ عدل و انصاف، پریم و محبت اور امن و شانتی کو قائم کرتا ہے بھارت کبھی اپنے اس قدیم فخر سے محروم نہیں ہوا۔ آج بھی اس پوتر بھومی کو یہ فخر حاصل ہے کیونکہ قادیان (بھارت) میں کرشن ثانی کا ظہور ہو چکا ہے۔

بس رام لیلا کے پریمیو! اس آتما کا سوعدہ کرنیکے لئے آگے بڑھو اور دنیا کو اس طرح لات مارو جس طرح تمہارے

• وہ حالی باپ رامچندر جی نے حکمت حکومت کو ٹھکرا دیا۔ اس جیسی جرأت مندی کے ساتھ موجودہ زمانہ کے راہنما کے چرنوں میں آجاؤ۔ کہ یہ سب ایک ہی شمع کے پروانے اور ایک ہی جلوہ کے جل ہیں •

مرکز کی مالی مشکلات اور جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کا فرض

نادہند اور بقایا داران فوری توجہ کریں

جماعت کی مالی مشکلات کے متعلق سیدنا حضرت اقدس امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات وغیرہ سے احباب جماعت کو اس امر کا پورے طور پر احساس ہوگا کہ سلسلہ اس وقت کس قدر مشکلات کے نازک دور میں سے گذر رہا ہے۔ اور مرکز کی موجودہ ضروریات کو پورا کرنے کے لئے جماعت کے ہر فرد کو کس قدر مزید قربانیاں کرنے کی ضرورت ہے حضور فرماتے ہیں:۔

"تبلیغ رک رہی ہے مشن بیکار ہو رہا ہے۔ مرکز معطل ہو رہا ہے۔ اسلام اور احمدیت کے سپاہیو ابھی وقت ہے اٹھو اور اس عارضی غفلت کے پردوں کو چاک کرکے رکھ دو"

اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک خطبہ میں ادائیگی چندہ جات کی غفلت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"غفلت اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ اب ہم مجبور ہیں کہ یا تو نصف کے قریب مشن باہر کے بند کر دیں یا پھر نصف کے قریب جماعت کے افراد کو اپنی جماعت سے نکال دیں۔ کیونکہ وہ وعدے کو پورا نہیں کر رہے ہیں۔ ان دو چیزوں میں سے ایک کے اختیار کئے بغیر ہمارا گذارا نہیں چل سکتا۔ اگر جماعت کے ایک حصہ کو جو وعدہ کرتا ہے۔ مگر اسکے ایفاء کی طرف توجہ نہیں کرتا الگ کرنا پڑے تو اس کے نکالنے میں ذرا بھی پرواہ نہیں کرینگے۔ میں نے ایک لمبے تجربہ کے بعد اور کلام الٰہی کا عمیق مطالعہ کے بعد اس حقیقت کو پالیا ہے کہ خدائی سلسلوں میں افراد کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔ صرف اخلاص کی قیمت ہوتی ہے اگر جماعت کا کچھ حصہ کٹ جائے یا کاٹنا پڑے تو اس سے جماعت کو ہرگز کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا بلکہ پھر بھی وہ آگے ہی قدم بڑھائے گی"

حضرت اقدس کے مندرجہ بالا ارشادات اس امر کے مقتضی ہیں۔ کہ ہر وہ شخص جو احمدیت میں داخل ہے اپنے نفس کا محاسبہ کرے کہ آیا وہ جماعتی قربانیوں میں سو فیصدی حصہ لے کر اپنے فرض کو پورے طور پر ادا کر رہا ہے۔ اسی طرح جماعت کے عہدیداران کا بدرجہ اولیٰ فرض ہے کہ وہ اپنی اعلیٰ قربانیوں کا عملی نمونہ پیش کرنے کے علاوہ جماعت کے ہر کمزور اور غافل فرد کو اس کی ذمہ داری کا احساس دلا کر بیدار اور ہوشیار کریں۔

اگر عہدیداران اس جذبہ اور روح سے کام کریں جس کی حضرت اقدس امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب جماعت سے توقع رکھتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ کسی جماعت میں کوئی بقایا دار یا نادہند فرد اپنی موجودہ حالت میں رہ سکے۔ اگر وہ احمدیت کو سچا سمجھ کر جماعت میں داخل ہوا ہے۔ اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار ہے۔ تو یقیناً اسے جلد اپنی اصلاح کرنی پڑے گی۔ ورنہ اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ قربانیوں سے بھاگنے والوں کے لئے احمدیت میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

پس حضرت اقدس کے پیغام کی روشنی میں جملہ احباب جماعت اور بالخصوص عہدیداران کو میں ایک بار پھر انکے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وقت کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے خود بھی قربانیوں میں آگے بڑھیں اور دوسروں کو بھی انکی عارضی غفلت سے بیدار کریں اور کوشش کریں کہ انکی جماعت میں کوئی بقایادار۔ بے شرح یا نادہند باقی نہ رہے۔ اور جو افراد باوجود پوری تحریک و ترغیب کے اپنی گذشتہ حالت پر مصر ہوں ان کی مندرجہ ذیل تفصیل کوائف کے ساتھ نام بنام فہرست مرکز میں بھجوائیں۔ تا ایسے دوستوں کا معاملہ آخری فیصلہ کے لئے خلیفۃ وقت کے حضور پیش کیا جائے۔

مجھے امید ہے کہ جملہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال مزید کوشش کرکے نومبر کے آخری ہفتہ تک اپنی جماعت کی رپورٹ نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمادیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔

نقشہ تفصیلی کوائف نادہندگان۔ بے شرح و بقایا داران

(۱) نام و مکمل پتہ (۲) ماہوار آمد (۳) ماہوار بجٹ چندہ (۴) کتنے عرصہ سے نادہند۔ بے شرح یا بقایا دار ہیں۔ (۵) رقم بقایا کس قدر ہے (۶) بقایا دار کی صورت میں کیا موجودہ چندہ باقاعدہ باشرح ادا کر رہے ہیں۔ (۷) اب تک ان سے وصولی کی کیا کیا معین کوشش کی گئی (۸) کیا معاملہ مجلس عاملہ میں پیش کیا گیا۔ اور مجلس عاملہ نے کیا گزارش کی (۹) کیا تحریری طور پر اصلاح کرنے کا نوٹس دیا گیا ہے۔ اگر دیا گیا ہے تو اس کا کیا نتیجہ نکلا (۱۰) مزید قابل ذکر امور۔

(ناظر بیت المال قادیان)

دورہ پروگرام مکرم مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب انسپکٹر بیت المال

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ حلقہ مدراس - مالا بار - بمبئی - حیدرآباد کے عہدیداران مال و پریذیڈنٹ صاحبان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ماہ اکتوبر ۱۹۵۴ء میں بغرض تشخیص بجٹ و معائنہ حسابات و وصولی چندہ جات دورہ کریں گے۔ توقع کی جاتی ہے کہ متعلقہ عہدیداران مال انسپکٹر صاحب موصوف سے اس سلسلہ میں پورا پورا تعاون کرکے جلد فارغ کرنے کی کوشش کریں گے۔

نوٹ:- بجٹ ۱۹۵۵-۵۶ء کی تیاری کے متعلق جملہ عہدیداران کو خاص طور پر تعاون کی تاکید کی جاتی ہے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

نمبر شمار	روانگی از جماعت	تاریخ روانگی	رسیدگی در جماعت	تاریخ رسیدگی
۱	ساگر	۷-۱۰-۵۴	شموگہ	۷-۱۰-۵۴
۲	شموگہ	۸-۱۰-۵۴	ہبلی	۸-۱۰-۵۴
۳	ہبلی	۱۰-۱۰-۵۴	نندہ گڑھ	۱۱-۱۰-۵۴
۴	نندہ گڑھ	۱۱-۱۰-۵۴	باندہ معہ دیگر مقامات	۱۳-۱۰-۵۴
۵	باندہ	۱۵-۱۰-۵۴	بمبئی	۱۷-۱۰-۵۴
۶	بمبئی	۲۱-۱۰-۵۴	رائچور معہ دیودرگ	۲۲-۱۰-۵۴
۷	رائچور	۲۵-۱۰-۵۴	شوراپور، شاہ پور، یادگیر	۲۵-۱۰-۵۴
۸	یادگیر	۲۸-۱۰-۵۴	حیدرآباد سکندرآباد	۲۸-۱۰-۵۴
۹	حیدرآباد	۲۱-۱۰-۵۴	کرنول معہ چنتہ کنٹہ	۲۱-۱۰-۵۴

ایک ٹائپسٹ کی ضرورت

نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ایک ٹائپسٹ کی ضرورت ہے۔ مرکز کی برکات سے مستفیض ہونے والے اور قادیان میں رہائش کے خواہشمند احباب جو ٹائپ کا کام بھی جانتے ہوں ان کے لئے یہ عمدہ موقعہ ہے۔ درخواست کنندہ مخلص احمدی نوجوان اور صحت مند ہو۔ کم از کم ۵۰ لفظ فی منٹ رفتار ہو۔ تعلیم میٹرک یا اس سے اوپر ہو۔ سابقہ تجربہ رکھنے والے نوجوان کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں اپنے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ نظارت میں جلد پہنچ جانی چاہئیں۔ صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق ایسے کارکن کو ۵۰-۳-۸۰ / ۱۰۰-۵ کے گریڈ میں ابتدائی تنخواہ کے علاوہ دس روپے مہنگائی الاؤنس بھی دیا جائے گا۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

یوم التبلیغ۔ خدا کے فضل کے ساتھ سری پارپدن بیدا کی نہایت مختصر جماعت نے مورخہ ۴ ستمبر کو یوم التبلیغ منایا۔ مکرم کالے خان صاحب پریذیڈنٹ اور مکرم مولوی فضیل الدین احمد خان صاحب سیکرٹری دعوت و تبلیغ نے اردو، اڑیہ اور انگریزی زبان کے لٹریچر کی تقسیم و تبلیغ ہندوؤں اور مسلمانوں میں کرنے کے لئے دور دور تک تشریف لے گئے۔ اور پیغام حق پہنچایا۔ دوران تبلیغ میں ہندوؤں کے شرفاء اور معزز طبقہ کے لوگوں کو "احمدیہ البم" بھی دکھا کر اور موجودہ زمانہ کے "مہا سری کرشن اوتار" کی صداقت کو پیش کرکے دنیا کے کناروں تک کس طرح احمدیت جلد جلد پھیل رہی ہے تفصیل سے بیان کئے گئے۔ خاکسار سید صمصام الدین احمد عفا عنہ مبلغ اڑیسہ

تحریک درویش فنڈ میں وصولی ماہ ستمبر ۱۹۵۴ء کی فہرست

نمبر شمار	نام معطی	مقام	رقم
۱	مکرم حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب جماعت احمدیہ سکندرآباد دکن	سکندرآباد دکن	۲۸-۰-۰
	〃 فاضل بھائی الہ دین صاحب		
	〃 علی محمد الہ دین صاحب		
	〃 یوسف احمد الہ دین صاحب		
۲	مکرم سید حسینی صاحب کاچی گوڑہ	〃	۸۶-۰-۰
۳	〃 عبدالصمد صاحب چراڑلہ	〃	۲۲-۳-۰
۴	〃 غلام قادر صاحب شوق	〃	۱-۱۴-۰
۵	〃 سید جہانگیر احمد صاحب کاچی گوڑہ	〃	۳۰-۱۴-۰
۶	〃 سید جہانگیر علی فلک نما صاحب	〃	۷-۰-۰
۷	〃 صالح محمد صاحب بی۔ایس۔سی	〃	۴-۰-۰
۸	〃 محمد یامین صاحب الہ دین	〃	۸-۲-۰
۹	محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب	〃	۲۸-۰-۰
۱۰	〃 فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ فاضل الہ دین صاحب	〃	۱۲-۰-۰
۱۱	〃 فیض النساء صاحبہ اہلیہ علی محمد الہ دین صاحب	〃	۱۲-۰-۰
۱۲	〃 عائشہ سلطانہ بہو یوسف الہ دین صاحب	〃	۲۰-۰-۰
۱۳	〃 صاحب بی صاحبہ والدہ سید جہانگیر علی صاحب	〃	۱۲-۰-۰
۱۴	〃 لاڈی بیگم صاحبہ	〃	۱۲-۰-۰
۱۵	〃 صفیہ بیگم صاحبہ	〃	۱۲-۰-۰
۱۶	〃 عظیمہ بیگم صاحبہ	〃	۱۲-۰-۰
۱۷	مکرم داور خان صاحب دلائی	کیرنگ	۳-۰-۰
۱۸	〃 محی الدین صاحب کنجو	کروناگاپلی	۵-۰-۰
۱۹	〃 ڈاکٹر محمد لطیف صاحب	جے پور	۴-۰-۰
۲۰	〃 حاجی عبدالقدوس صاحب جماعت احمدیہ	شاہجہانپور	۵۰-۰-۰
۲۱	جماعت احمدیہ	حیدرآباد	۲-۹-۰
۲۲	مکرم سید سیف اللہ شاہ صاحب	نیچ بہاڑہ	۰-۸-۰
۲۳	جماعت احمدیہ	کروناگاپلی	۴۶-۸-۰
۲۴	جماعت احمدیہ	سونگھڑہ	۵-۰-۰
۲۵	مکرم حاجی محمد ابراہیم صاحب	سہارنپور	۱۰-۰-۰
۲۶	〃 محمد شفیع صاحب	〃	۳-۰-۰
۲۷	〃 حبیب اللہ خاں صاحب	〃	۱-۰-۰
۲۸	〃 لطیف صاحب	〃	۵-۰-۰
۲۹	〃 جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب	پاکستان	۲۰-۰-۰
۳۰	〃 پروفیسر سید اختر احمد صاحب	پٹنہ	۱۰-۰-۰
۳۱	〃 سیٹھ معین الدین صاحب	چنتہ کنٹہ	۲۷-۰-۰
۳۲	〃 محمد عمر و بشیر صاحب سہگل	کلکتہ	۲۰۰-۰-۰
۳۳	〃 محمد یوسف صاحب	〃	۱۸۰-۰-۰
۳۴	〃 محمد صدیق صاحب	〃	۱۵۰-۰-۰
۳۵	محترمہ شمس النساء صاحبہ	〃	۱-۰-۰
۳۶	مکرم محمد احمد صاحب مخدوی	〃	۶-۰-۰
۳۷	مینار لیدر کمپنی	〃	۶-۹-۶
۳۸	مکرم مشتاق احمد صاحب	〃	۵-۱۵-۰
۳۹	〃 محمد سعید صاحب	〃	۳-۸-۹
۴۰	〃 سیٹھ محمد صدیق صاحب	〃	۲۵-۰-۰
۴۱	محترمہ زبیدہ بیگم والدہ منیر احمد صاحب	〃	۱۰-۰-۰
۴۲	محترمہ مخلصہ خاتون صاحبہ مسرت سیٹھ محمد صدیق صاحب	کلکتہ	۲۳-۰-۰

میزان ۱۹۵۷-۱۲-۳

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تحریک درویش فنڈ میں حصہ لینے والے ان مخلصین کے اخلاص اور اموال میں برکت دے۔ نیز انہیں خدمت سلسلہ کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ناظر بیت المال قادیان)

بقیہ سوم - بی احمد صاحب بیگاڈی ۵/- ۴۴ - بی ابراہیم صاحب بیگاڈی ۳/- کل میزان ۱۹۶۵-۱۲-۳

رفتارِ عالم

بھارت

مسئلہ کشمیر۔ نئی دہلی۔ بھارت سرکار نے مسئلہ کشمیر کے متعلق جس میں بھارت اور پاکستان کے پردھان منتریوں کی خط وکتابت درج ہے۔ وائٹ پیپر شائع کردیا ہے۔ جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ پاکستان کا امریکی فوجی امداد قبول کرنے سے کشمیر کے لئے امکانی خطرہ بڑھ گیا ہے۔ اور اس نئی صورت حالات کی روشنی میں ہی فوجوں کی تعداد کے سوال پر غور کیا جاسکتا ہے

بھارت سرکار نے اس امر پر زور دیا ہے کہ امریکہ سے فوجی معاہدہ کے نتیجہ میں پاکستان کی فوجی طاقت کے بڑھ جانے کے پیش نظر اور بھی ضروری ہوگیا ہے۔ کہ جنگ بندی لائن کے بھارتی علاقہ میں کافی فوجیں رکھی جائیں۔ تاکہ اچانک جنگی حالات پیدا ہو جانے کی صورت میں کشمیر کی حفاظت کی جاسکے۔ وائٹ پیپر میں یہ اشارہ بھی کیا گیا ہے۔ کہ نئی دہلی میں دونوں وزرائے اعظم اس بات پر متفق ہوگئے تھے۔ کہ یہ فیصلہ کرنے کے لئے کہ کشمیر بھارت میں شامل ہو یا پاکستان میں۔ ریاست بھر میں غیر جانبدارانہ رائے شماری کرائی جائے۔

چھوت چھات کا مسئلہ

آگرہ۔ ۴ر اکتوبر۔ شیڈولڈ کاسٹس لیڈر شری راجے بھوجے ممبر پارلیمنٹ نے ایک پبلک میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے یہ دھمکی دی۔ کہ اگر بھارت سرکار نے چھوت چھات کا مسئلہ حل نہ کیا۔ تو وہ اس مسئلہ کو اتحادی سبھا میں پیش کردیں گے۔ شری راجے بھوجے نے یہ بھی کہا کہ امریکہ میں حبشیوں کے مسئلہ پر رائے عامہ بیدار ہو چکی ہے۔ جنوبی افریقہ میں نسلی امتیازات کی پالیسی کی دنیا بھر میں مذمت ہو رہی ہے۔ لیکن بھارت کے چھ کروڑ اچھوتوں کے مسائل کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا جاتا۔

ریلوے حادثہ حیدرآباد

احمد آباد۔ ۴ر اکتوبر۔ چند دن ہوئے حیدرآباد کے قریب ایک ریل گاڑی کو جو حادثہ پیش آیا تھا۔ اور جس میں ۱۳۸ اشخاص ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے تھے۔ اس کی تحقیقات آج باقاعدہ شروع ہوگئی ہے گورنمنٹ ریلوے انسپکٹر تحقیقات کر رہے ہیں۔

فرقہ وارانہ فسادات

مدراس۔ ۴ر اکتوبر۔ بھارت میں جو فرقہ وارانہ فسادات ہو رہے ہیں۔ ان کی روک تھام کے لئے آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے تمام پردیشی کانگرس کمیٹیوں کے نام سرکلر میں تجویز کیا ہے۔ کہ تعزیری ٹیکس عائد کیا جائے۔ اس سے فرقہ وارانہ فسادات کے رک جانے کا یقین کیا جاتا ہے

بھارت میں غیر ملکی بستیاں

نئی دہلی۔ ۴ر اکتوبر۔ کلکتہ کے مقتدر اخبار "امرت بازار پتر کا" نے انکشاف کیا ہے۔ کہ پانڈیچری اور دوسری فرانسیسی بستیاں وسط اکتوبر سے پہلے پہلے بھارت کو منتقل کردی جائیں گی۔ اور بھارت سرکار ان بستیوں کا نظم ونسق سنبھالنے کے لئے ایڈمنسٹریٹر مقرر کرے گی۔

مسئلہ خوراک

لکھنؤ۔ وزیر خوراک مسٹر قدوائی نے بتایا کہ سیلابوں کے باوجود بھارت میں خوراک کی کوئی قلت نہیں۔ چاول کی نقل وحرکت پر پابندیاں ختم کرنے کے باعث چاول کی قیمت نہیں بڑھی۔ امسال چاول کی فصل اچھی ہونے کی توقع ہے اس کی قیمت اور گر جائے گی۔

بے روزگاری

نئی دہلی۔ پلاننگ کمیشن نے بتایا ہے کہ کئی شعبوں میں آسامیوں کی تعداد میں اضافہ تو ہوا۔ لیکن ساتھ ہی بے روزگاروں کی تعداد بھی بڑھ گئی ہے۔

طغیانی

جنوب کی طغیانی سے ہندوستانی ٹھیکیداران جنگلات کو ۵۰ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔ سفیر پولینڈ نے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے نصف لاکھ روپیہ دیا ہے۔ یوپی میں بارشوں سے زبردست تباہی ہوئی ہے۔ اور کئی مقامات پر ڈاک اور تار کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔

ہندی تعلیم

حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ قومی زبان کو ترقی دینے کے لئے مدارس کھولے جائیں گے۔ ہندی ٹیچروں کی ٹریننگ کا بھی انتظام کیا جائے گا۔

پاکستان

وزیر اعظم کا دورہ امریکہ

پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی ان دنوں امریکہ کا دورہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے ایک بیان میں بتایا ہے۔ کہ وہ امریکہ کے پردھان صدر آئیزن ہاور اور دوسرے امریکی اعلیٰ حکام سے پاکستان اور امریکہ کے باہمی دلچسپی کے معاملات پر تبادلہ خیالات کریں گے۔

مسئلہ کشمیر

کراچی ۴ر اکتوبر۔ آج پاکستان گورنمنٹ نے بھی مسئلہ کشمیر کے متعلق قرطاس ابیض شائع کردیا ہے۔ جس میں پاکستان سرکار نے بھارت سرکار پر رائے شماری سے پہلو تہی کرنے کا الزام لگایا ہے۔ اور مسئلہ کشمیر کے حل نہ ہوسکنے کی تمام تر ذمہ داری بھارت پر ڈال دی ہے۔

سیلاب

لاہور۔ ۴ر اکتوبر۔ مغربی پاکستان میں سیلاب کے متعلق تازہ ترین موصولہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب کے دریاؤں میں پھر سے سیلاب آرہے ہیں۔ جس کی وجہ سے بہت نقصان کا اندیشہ ہے۔

پختونستان

کراچی۔ ۳ر اکتوبر۔ پتہ چلا ہے کہ پاکستان اور افغانستان متنازعہ فیہ امور کو جن میں پختونستان کا مسئلہ بھی شامل ہے۔ حل کرنے کے لئے غیر معمولی تیز رفتاری سے بات چیت کر رہے ہیں۔

گورنر جنرل کے اختیارات میں کمی

حال ہی میں پاکستان دستور ساز اسمبلی میں گورنر جنرل کے اختیارات کم کئے جانے کا جو فیصلہ ہوا ہے۔ متحدہ محاذ کے لیڈروں نے اس پر نکتہ چینی کی ہے۔ اسی طرح مغربی پنجاب کی مسلم لیگ پارلیمنٹری پارٹی نے اس فیصلہ کی مذمت کی ہے۔ اور مجوزہ آئین مسترد کرنے کا اعلان کردیا ہے۔

دیگر ممالک

معاہدہ سیٹو

لاہور ۴ر اکتوبر۔ سیام کے وزیر خارجہ پرنس وان وائتھون نے ایک تقریر میں کہا ہے۔ کہ بھارت کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ اخلاقی قوت اور غیر جانبداری معاہدہ کمیونزم کے مقابلہ پر بالکل کافی نہیں۔ اور کہ بھارت آخر کار معاہدہ سیٹو میں شامل ہو جائے گا۔

ایشیائی افریقی کانفرنس

کابل ۴ر اکتوبر۔ افغانستان کا غیر سرکاری اخبار "انیس" نے ایشیائی افریقی کانفرنس کا خیر مقدم کیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ افغانستان بھی اس کانفرنس میں شامل ہوگا۔

مغربی جرمنی کی خود مختاری

لندن ۴ر اکتوبر۔ ۹ طاقتی کانفرنس میں جو معاہدہ ہوا ہے۔ اس کے مطابق تین بڑے ممالک امریکہ۔ فرانس۔ اور برطانیہ جرمنی میں اپنا قبضہ ختم کرکے مغربی جرمنی کو خود مختاری دیدیں گے۔

مصر

قاہرہ۔ ۴ر اکتوبر۔ مصر کی انقلابی کونسل نے ۱۴ مصری پروفیسروں کو برطرف کردیا ہے یہ فیصلہ اس لئے کیا گیا ہے کیونکہ ان پروفیسروں کا بائیں بازو کی انتہا پسند پارٹیوں یا اخوان المسلمین سے تعلق تھا۔